New Era Magazine
NEW ERA MAGAZINE
Haunted villa
by Amraha sheikh (season 2)
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(مکمل ناول)

ہانٹڈ ولا

از امرحہ شیخ

سیزن ٹو

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

"ہانامیری بات دھیان سے سننا۔۔میرا باس غصّے کا کافی تیز ہے چھوٹی سی غلطی پر بھی بھڑک جاتا ہے بڑھا کہیں کا اس لئے احتیاط کرنا پہلے ہی تمہارا دل چڑیا جتنا ہے، میں نے تو منع کیا تھا تمہیں لیکن تم بضد تھی اسلئے میں تمہیں یہاں لائی ہوں۔اب تم خود ہی نبٹو اس خبطی سے میں چلی مجھے تیار ہونا ہے۔۔۔کیریہ (caria) تیز تیز بولتی اسے آفس کہ دروازے تک چھوڑتی وہاں سے آگے بڑھ گئی جبکہ ہاناجو کچھ دیر قبل جمادینے والی ٹھنڈ میں کانپ رہی تھی کیریہ کی باتیں سن کر پیشانی پر پسینے کہ ننھے ننھے قطرے ہاتھ کی پشت سے صاف کرتی دروازہ ہلکے سے نوک کرتے اجازت کا انتظار کرنے لگی جب انداز سے کرخت آواز میں اجازت ملتے ہی گہری سانس لیتی اندر بڑھی۔۔

سامنے ہی پینتالیس سالہ آدمی پیشانی پر بل ڈالے کسی فائل پے جھکا تھا۔۔

"السلام علیکم۔۔۔۔۔ہاناکی آواز پر آدمی نے چونک کر اسے دیکھا۔۔

"وعلیکم اسلام۔۔۔کون ہو تم؟لہجے میں ناگواری لئے وہ اس سے پوچھنے لگا جسکا دل کیا وہ ابھی وہاں سے غائب ہو جائے۔۔۔

"وہ۔۔۔میرا نام "ہانااروں" ہے، میں کیریہ کی دوست ہوں جاب کہ لئے آپ سے اس نے بات کی تھی۔۔۔ہانا بمشکل اپنی بات پوری کر پائی تھی کیریہ نے بالکل ٹھیک

ہی کہا تھا واقعی اسکا چڑیا جتنا دل تھا جبکہ اسکی بات سن کر پر سوچ نظروں سے اسے دیکھتا وہ یکدم ہی سر کو زور و شور سے ہلانے لگا۔۔

"اورائٹ رائٹ مجھے یاد ہے لیکن تمھیں دیکھ کر نہیں لگتا کہ تم کلب میں کام کر سکو گی۔۔۔انیق انوار نے تمسخرانہ لہجے میں کہتے اسے سر تا پیر دیکھا جس میں اعتماد کی بہت کمی لگی تھی۔۔۔جبکے ہانا انکے لہجے اور دیکھنے پر تپ گئی تھی۔۔

یکدم ہی وہاں کوئی بھونچال نہیں آیا تھا کیونکہ ہانا ارون بقول کیریہ کہ چڑیا جتنا دل رکھتی تھی بھلا اب چڑیا کیا کر سکتی تھی سوائے منمنانے ہاواپس چلے جانے کہ۔۔۔۔

"تمھیں اگر رونا آرہا ہے تو باہر جا کر رو سکتی ہو۔۔انیق انوار اسکے تاثرات دیکھ کر سنجیدگی سے بولے ہانا لب کچلتی پلٹنے لگی جب اپنی چاچی کا خیال آیا۔۔۔

"میری نینا تم سے چھوٹی ہے لیکن دیکھو نوکری کرتی ہے اور ایک تم انتہا کی ڈرپوک لڑکی ہم دونوں ماں بیٹی کی محنت کا ٹھوسے جا رہی ہو۔۔۔۔۔شفیقہ بیگم اسکی طرف جھکتے ہوئے آنکھیں پھیلا کر اسے خوفزادہ کرنے لگیں جسے اپنا سانس اٹکتا ہوا لگا پیشانی پر پسینے کے قطرے نمودار ہونے لگے۔۔۔

"میری بات غور سے سنو ڈرپوک لڑکی اگر نوکری نہیں ملی تو یہاں آنے کی بھی ضرورت نہیں ہے کسی جھونپڑی میں جاکر دبک کر بیٹھ جانا۔۔ وہ اسے خوفزادہ کر رہی تھیں لیکن یہ بتانے کہ لئے بھی اسکی زبان ساتھ نہیں دے رہی تھی۔

"مس۔۔۔۔۔۔یکدم ہی آواز پر وہ ڈر کر اچھل پڑی جبکہ انیق انوار افسوس سے سر ہلاتے سر جھٹک کہ رہ گئے۔۔

"سر پلیز مجھے نوکری کی بہت ضرورت ہے۔۔۔ہانا نے تھوک نگھلتے سامنے بیٹھے آدمی کو دیکھا۔۔

"ٹھیک ہے میں تمہیں ایک موقع دیتا ہوں لیکن اگر ایک بھی شکایت آئی تو خود ہی چپ چاپ نکل جانا۔۔اب تم جاؤ کیریہ تمہیں باقی کام سمجھا دے گی۔۔۔۔انیق انوار اسکے منمنانے پر احسان کرنے والے انداز میں کہتے لیپ ٹاپ کی جانب متواجہ ہو چکے تھے جبکہ ہانا بے یقینی سے کھڑی انھیں دیکھتی رہی پھر زور سے "شکریہ" کرتی باہر کی جانب بھاگی۔۔۔

"بیوقوف لڑکی۔۔۔۔۔۔

"کیریہ میں آج بہت بہت خوش ہوں۔۔۔۔۔۔مجھے نوکری مل گئی افففف۔۔مجھے یقین نہیں ہورہا دیکھو میرے ہاتھ کتنے ٹھنڈے ہوگئے ہیں۔۔۔

ہانابھاگتی ہوئی کیریہ کہ پاس پہنچی تھی جو کلب کہ اندر موجود اپنے اسٹاف کہ ساتھ موجود تھی جبکہ کلب میں لڑکے لڑکیوں کی آمد جاری تھی۔۔ہانا کہ زوروشور سے چیخنے پر سب انکی جانب متوجہ ہوئے تھے چند ایک سیٹی بجا کر ہنستے ہوئے آگے بڑھ گئے تھے ہانا آگے پیچھے کی پرواہ کیے بغیر کیریہ کی طرف متوجہ تھی۔۔۔

"مبارک ہو ہانا،اچھا اب تم جاؤ جا کر اپنی چاچی کو بتاؤ وکے بائے۔۔۔۔کیریہ اسکی بات سنتے ہی رفع دفع کرنے والے انداز میں اسے وہاں سے بھگانے لگی جو سب کہ سامنے اسے آکورڈ فیل کروارہی تھی لیکن اس معصوم گڑیا کو کون سمجھائے۔۔۔

"لیکن سر نے کہا ہے تم مجھے بتاؤ گی کیا کیا کرنا ہے۔۔۔۔ہانا اسے ہاتھ سے دروازے کی طرف دھکیلنے پر پریشانی سے بولی جو روک کر اسے گھورنے لگی تھی

"میرا خیال ہے ہانا تمہیں کل سے جوائننگ کرنی چاہیے۔۔۔

"لیکن کیوں آج کیا مسئلہ ہے؟ہانا اسکی بات سن کر حیران ہوئی دونوں بحث کرتیں دروازے کہ قریب سائیڈ پر کھڑی تھیں جب یکدم کلب کا دروازہ کھلا تھا پانچ لڑکے پانچ لڑکیوں پر مشتعمل وہ گروپ جو ہمیشہ بارہ بجے کہ بعد آتا تھا کیریہ اس وقت انہیں دیکھ کر حیران رہ گئی بے اختیار کیریہ نے اپنی کلائی پر بندھی گھڑی میں وقت دیکھا جہاں رات کہ سوا آٹھ ہو رہے تھے۔۔۔

"میں تم سے کچھ کہہ رہی ہوں کیریہ۔۔۔۔ہانا اسکی حرکت دیکھ کر جل کر زور سے بولی وہ جو انکے نزدیک سے گزر رہے تھے ناگواری سے اُس لڑکی کو گھورتے آگے بڑھ گئے جبکہ دو نیلی آنکھوں نے اچھٹی سی نظر اسکے چہرے پر ڈال کر اپنے گروپ کہ ساتھ قدم بڑھا دیے۔

ہانا جیسے ہی کلب سے باہر نکلی ہلکی پھلکی بر فباری شروع ہو چکی تھی ہانا نے دونوں بازؤں کو سینے پر لپیٹ کر ارد گرد کا جائزہ لیا لمبی چوڑی گلی اس وقت سنسان تھی ہانا کو یکدم ہی خوف نے آن گھیرا جھر جھری لیتے جیسے ہی وہ پلٹی سامنے ہی ان لمبے چوڑے لڑکوں کو دیکھ کر گھبرا گئی جنکا چہرا ہوڈی اور رومال میں قید تھا کہ وہ کسی کو بھی دیکھنے سے قاصر

تھی۔۔۔

"آں وہ۔۔۔وہ۔۔۔میں۔۔۔میں۔۔۔اس سے قبل وہ بیہوش ہی ہو جاتی انہی میں سے ایک نے ہاتھ کے اشارے سے اسے راستے سے ہٹنے کا کہا ہانا کی زبان کو یکدم بریک لگی انکے سامنے کھڑی وہ ڈری سہمی ہرنی ہی لگ رہی تھی

"جج جی۔۔۔میں۔۔۔میں تو جا ہی رہی تھی۔۔۔ہانا گڑبڑا کر کہتی تیزی سے پلٹ کر سڑک کنارے چلنے لگی جب اسکے قریب سے گاڑی ہوا کہ جھونکے کی طرح گزری تھی ہانا کی دل خراش چیخ بے ساختہ تھی۔۔۔سنسان سڑک رات کا پہر، برفباری ساتھ وہ پانچ لڑکے جن کو دیکھتے ہی انکا خوف اس پر ہر چیز پر حاوی ہوا تھا۔۔۔

اس سے قبل وہ زمین بوس ہوتی یکدم کسی کی باہوں میں جھول گئی۔

"Innocent beauty....

سرسراتی خوبصورت بھاری مردانہ آواز گونجی ساتھ ہی نیلی آنکھوں میں چمک بڑھی تھی۔۔۔جبکہ ہانا ہوش و حواس سے بیگانہ ہو چکی تھی۔۔۔

"ہاناآپی اٹھ بھی جائیں یار آپکی دوست کب سے آئی بیٹھی ہیں۔۔۔۔۔نینادوسری بارکمرے میں آئی تھی اوراس بار نینانے جھنجھلا کر کہتے ساتھ اسے بھی جھنجھوڑ کرر کھ دیا تھا۔۔

ہانا(ha'na)اسکے جھنجھوڑنے پر ہڑبڑا کر تیزی سے اٹھ کر بیٹھتے ہی اپنے ہاتھوں میں سر گرا کر منہ بناتی اسے پیچھے کرتی گھورنے لگی۔۔

"اففف اللہ نینا میرے پہلے ہی اتنا سر بھاری ہورہاہے اور تم ہو کہ بچی کی جان لینے آگئی ہو غور سے سنو میری بات میری رات کی ڈیوٹی ہے اسلئے مجھے جلدی مت جگانا۔۔۔۔ہانا ہلکے ہلکے کنپٹی دباتی خفگی سے بولی تھی۔۔

"ہاں تو کون سا جن دیکھ لیا تھا کل جو سنسان سڑک پر ہی ڈھیر ہوگئی تھی۔۔۔کوئی بدمعاش اٹھا کرلے جاتانہ پھر عقل ٹھکانے لگتی ہماری ڈرپوک چڑیا صاحبہ۔۔۔شفیقہ بیگم کی طنز سے بھری آواز پر وہ تیزی سے سیدھی ہوئی جوانکی ساری باتیں سن چکی تھیں۔

"لیکن مجھے لایا کون تھا؟یکدم ہی شفیقہ بیگم کہ طنز کو نظرانداز کیے اسے نئی فکر لاحق ہوئی تھی جس پر کمرے میں داخل ہوتی کیریہ نے دانت کچکچاتے ہوئے اسے گھورا

تھا۔۔

"محترمہ میں لائی تھی تمہیں باس سے آدھے گھنٹے کی بریک لے کر۔۔۔نہیں مطلب حد ہی ہو گی ہے ایسا کون ساجن یا چڑیل دیکھ لی تھی تم نے جو بیچ راستے گری پڑی تھی اگر میری دوست کی نظر نہیں پڑھتی تم پر مجھے تو یہی لگتا نہ کہ محترمہ گھر جا چکی ہیں۔۔۔۔ کیریہ نے اچھا خاصا اسے جھڑک کر رکھ دیا تھا جس نے گھورتے ساتھ بستر سے اٹھا کر تکیہ اسکی طرف اچھالا تھا۔۔۔

شفیقہ بیگم نے آگے بڑھ کر اسکی چٹیا کھینچی تھی۔۔۔

اسلام آباد کا موسم آج معلوم سے زیادہ سرد تھا ایسے میں ہانا لانگ کوٹ اور پنک اونی ٹوپی کہ ساتھ ہاتھوں میں دستانے پہنے غصّے میں سڑک کنارے چل رہی تھی رات کہ آٹھ بج رہے تھے جب نظر اسکی کلب کی جانب اٹھی چمچماتی گاڑیاں وہاں آکر روک رہی تھیں کوئی بائیک پر آرہا تھا خوشبوؤں میں بسے لڑکے لڑکیاں۔۔۔ چست کپڑے کھلی زلفیں ہاتھ میں ہاتھ ڈالے اندر جاتی لڑکیاں کچھ کہ مفلر گلے میں جھول رہا تھا تو کسی نے اس کی بھی ضرورت نہ سمجھی ہانا اندر آتے ہی ہر کسی کا تنقیدی جائزہ لے رہی

تھی ڈانس فلور پر اونچی آواز میں میوزک پر تھرکتے لڑکے لڑکیوں بیہودہ انداز میں ایک دوسرے کو چھو رہے تھے تو کہیں منچلے صوفوں اور کرسیوں پر بیٹھے ہر لڑکی کو دیکھ کر اپنی آنکھیں سینکنے میں مشغول تھے شیشے اور سگریٹ کی بو نے سب کو مدہوش کیا ہوا تھا یکدم ہانا کو وہاں گھٹن کا احساس ہوا دکھ اور افسوس سے ان سب کو دیکھتی وہ کلب سے نکل کر لمبے لمبے سانس لینے لگی جب سڑک کے پار کھڑی بلیک چمچماتی ٹویوٹا لینڈ کروزر پراڈو سے ٹیک لگا کر کھڑے وہ لڑکے اور لڑکیاں باتوں میں مشغول تھے جبکہ بونٹ سے ٹیک لگا کر کھڑا وہ شخص اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

ہانا اسے اپنے طرف متوجہ پا کر گڑ بڑا کر سیڑیوں کہ اسٹیپس اترتی لڑکھڑائی تھی اس سے قبل وہ زمین بوس ہوتی کسی کی آہنی گرفت میں آگئی آنکھیں پھیلائے وہ تھامنے والے کو دیکھنے لگی جس کی بڑی بڑی نیلی آنکھیں اسی پر جمی تھیں اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہی ہانا کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ دوڑ گئی۔۔

"ہانا۔۔۔انیق انوار کی سخت آواز پر ہانا جو اسے دیکھنے میں محو تھی گھبرا کر اس سے پیچھے ہٹتی اپنے باس کی جانب گھومی یہ جانے بنا کہ اسکا یوں اس سے دور ہونا نیلی آنکھوں والے شخص کو سلگا چکا تھا نیلی سے سیاہ ہوتی نظریں اب اس آدمی کی طرف اٹھی تھیں

ہاں اسی شخص کی وجہ سے ہانا نے اسے خود سے پیچھے کیا تھا۔۔۔

"یہاں کیا کر رہی ہو؟ تمہیں اس وقت اندر ہونا چاہیے تھا۔۔انیق انور سختی سے کہتے ہانا کہ قریب آ کر روکے تھے۔۔۔

"جی۔۔۔سر۔۔۔وہ۔۔۔وہ۔۔۔وہ میں۔۔۔۔ہانا کہنا چاہتی تھی کہ وہ یہ نوکری نہیں کرنا چاہتی لیکن اپنی ازلی بزدلی کی وجہ سے زبان اٹک کر رہ گئی تھی۔۔۔۔

"مجھے لگتا ہے تم اس جاب کہ لائق نہیں ہو اس لئے بہتر ہے یہاں سے چلی جاؤ ویسے بھی تم پہلے ہی دن اندر ہونے کی بجائے اپنے بوائے فرینڈ کہ ساتھ مصروف تھی۔۔انیق انوار ایک نظر پیچھے کھڑے لڑکے کو دیکھ کر اسے کہتے آگے بڑھ گئے جبکہ ہانا خود پر الزام لگائے جانے سے زیادہ اپنی چاچی کہ خیال آنے پر سر جھکا کر سوں سوں کرنے لگی۔۔۔

"ہانا ارون تم سب سے بڑی منحوس ہو۔۔۔۔ڈرپوک بزدل،ناکام لڑکی ہو۔۔۔۔تم سے کبھی کچھ نہیں ہو گا۔۔۔پیدا ہوتے ہی ماں باپ کے ساتھ مفت میں اپنے اکلوتے چاچو کو بھی لے ڈوبی اور اب چاچی اور اپنی اکلوتی کزن پر بوجھ بن کر مفت کی روٹیاں توڑے جا رہی ہو۔۔۔۔تم اسی طرح زندگی گزار کر مر سڑ جاؤ گی کاش کوئی کل جن ہی

مجھے جان سے مار دیتا یا کوئی چڑیل آ کر کھا جاتی تو بوجھ ہلکا ہو جاتا.......

پیچھے کھڑے شخص نے اس معصوم پاگل سی چھوٹی لڑکی کو دیکھا جو ارد گرد سے بے

پرواہ

رونے کا شغل فرماتی ہوئی خود کو کوسنے میں لگی تھی۔۔

"خود کو کوس لیا ہو تو راستہ دو گی۔۔۔۔اپنے قریب مردانہ آواز پر ہانا کی زبان کو

بریک لگی تھی بجلی کی سی تیزی سے وہ ایک طرف ہوتی اسے خفگی سے گھورنے لگی جس

کہ قدم ان نگاہوں نے جکڑ لیے تھے۔۔۔

"آپ۔۔۔یہ۔۔۔یہ سب آپ کی وجہ سے ہوا ہے میری بیچاری نوکری چلی

گئی۔۔۔ہانا اسکے دیکھنے پر بھیگی آواز میں اسی سے اسکی شکایت کرنے لگی یہ جانے بنا کہ

اسکے روبرو نیلی آنکھوں والا "حازق ضیغم "ایک شرارتی جن زادہ جس کا غصّہ اسکے

خاندان اور جاننے والوں میں مشہور تھا جس کی وجہ سے سب اسے "خطرناک جن

زادے "کہتے تھے بری طرح اس پاگل سی لڑکی کا آسیر ہو گیا تھا۔۔۔۔

" میں۔۔۔۔۔

"حازق۔۔۔۔اس سے قبل ہانا دوبارہ اسے کچھ کہتی سب وہیں آ گئے تھے۔۔

ہانانے چونک کر اس لڑکی کو دیکھا جو اسکا نام لے کر اسی شخص کہ بازو میں ہاتھ ڈال کر ہانا کو گھور رہی تھی۔۔۔

یکدم ہی ہانا کو اتنے سارے کل والے حلیے میں لڑکوں اور ساتھ لڑکیوں کو دیکھ کر اس کا خون خشک ہونے لگا تھا۔

"چچ چلیں میں نے معاف کر دیا۔.آ آپکو۔۔۔ہانا ہکلاتے ہوئے حازق سے کہتی تیزی سے وہاں سے بھاگی تھی جس نے آنکھوں سے اوجھل ہونے تک اس پری پیکر کو دیکھا تھا۔۔

"حازق وہ انسان ہے۔۔۔۔۔زمیل (zameel) جو اسکا بیسٹ فرینڈ تھا سنجیدگی سے بولا جبکہ ساتھ کھڑی کنز (kinz) نے حازق کے کندھے پر لاڈ سے سر رکھا۔۔۔۔زمیل اور کنز دونوں اسکے بچپن کہ ساتھی تھے۔۔۔۔۔

"اوہ رئیلی پھر وہ ہماری دنیا میں کیسے آ گئی...کیا بھول رہے ہو انیق انوار تمہاری پیاری خالا کے شوہر ہیں۔۔۔حازق نے تیکھی مسکراہٹ کہ ساتھ اسے جواب دیا کہ وہ کوئی

جواب نہیں دے سکا

ایک بار پھر برفباری سے سردی میں کہیں گنااضافہ ہوا تھالوگ اپنے گھروں میں دبکے ہوئے تھے ہر سو سنناٹے کا راج تھاایسے میں فضا میں یکایک بھونچال سا آیا تھاایک گھر کا دروازہ کھولتے ہی سوٹ کیس تیزی سے دروازے سے نکلتا سڑک کی زینت ہوا تھا ساتھ ہی وہ جو پہلے ہی اپنی زندگی سے پریشان تھی گرتی پڑتی اپنے سامان کہ ساتھ ہی زمین بوس ہو گئی۔۔۔ ٹھنڈ اور برفباری نے اسکے چودہ طبق روشن کیے تھے کہ وہ بری طرف کپکپا کر رہ گئی

"چاچی۔۔۔میں مر جاؤں گی۔۔۔۔ہانا نے بجتے دانتوں کہ درمیان اپنی چاچی کو بے بسی سے دیکھتے ہوئے کہا جنہوں نے سنتے ہی دروازہ بند کر دیا تھا۔۔

"اُفف اللہ اب میں کہاں جاؤں۔۔۔۔ہانا جو پہلے ہی نوکری کی وجہ سے پریشان گھر آئی تھی اپنی ظالم چاچی کہ بے گھر کرتے ہی وہ خوف اور ٹھنڈ سے بے حال وہیں گٹھری بن کر ایک بار پھر رونے کا شغل جاری کر چکی تھی فالحال اسکے پاس رونے کہ علاوہ کچھ اور تھا بھی نہیں۔۔۔۔۔۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

چاروں اطراف میں لمبے لمبے درختوں کا جھنڈ تھا مسلسل ہوتی برفباری جو ہنوز جاری تھی خاموشی میں آواز پیدا کرتی ہر چیز کو سفیدی میں لپیٹ رہی تھی انہی گھنے جنگل کہ درمیان لمبی چوڑی سڑک بنی تھی جو "ضیغم ولا" کی طرف جاتی تھی۔۔۔

یکدم سنسان سڑک پر ٹائر کی آواز پیدا ہوئی تھی فراٹے بھرتی گاڑی خوبصورت سے بڑے اور اونچے سے گیٹ کہ سامنے چند لمحے کہ لئے گاڑی رکی تھی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے حازق سے چوکیدار کو دیکھا جس نے چھوٹی سی کھڑکی سے سر نکال کر گاڑی دیکھتے ہی ریموٹ سے گیٹ کھولا تھا۔۔۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

تیزی سے اندر داخل ہوتی گاڑی لمبی پتھریلی روش پر زن سے پورچ میں جاکر رکی۔۔۔۔

گاڑی کہ رکتے ہی ملازم اچانک کہیں سے نمودار ہوتا اسکے سامنے ہاتھ باندھ کر احترام میں کھڑا ہو گیا۔۔

"ڈیڈ گھر پر ہیں؟ حازق نے اترتے ہی اس سے ضیغم صاحب کا پوچھا۔۔

"نہیں صاحب وہ کسی دعوت میں گئے ہیں۔۔۔ ملازم اسے جواب دیتا اندر بڑھ گیا

جبکہ حازق انگلی میں گاڑی کی چابی گھوماتا خود اندر بڑھ گیا۔

حال عبور کرتے ہی اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔

جب عقب سے آتی آواز پر روکا۔۔

"حازق تم؟ فرصت مل گئی ماں سے ملنے کی جانتے ہو نہ نہیں رہ سکتی تمھارے بنا پھر بھی تم الگ گھر میں انسانوں کہ بیچ رہتے ہو؟ طوبیٰ بیگم (حازق کی والدہ) اسکے نزیک آکر اسے گلے لگاتے ہوئے شکوہ کرنے لگیں۔۔۔

"اوہ فوامی جان ہمیں پسند ہے ایسے رہنا پھر ہم اکیلے کہاں ہیں ہمارے دوست اور انکی فیملیز بھی وہیں ہیں سوائے اپکے اور ڈیڈ کہ۔۔۔

حازق مسکراتے ہوئے پیشانی چوم کر انکی ناراضگی ختم کرنے کی کوشش کرنے لگا جو اسکی بات پر گھورتے ہوئے اس سے دور ہوتیں صوفے پر جا بیٹھیں تھیں۔۔

"ہا! ٹھیک ہے امی جان ہم اب روز آیا کریں گے بس آپ ناراضگی ختم کرلیں یم

سے۔۔۔حازق کہتے ہوئے انکے سامنے دوزانوں بیٹھتے ہوئے بولا جو اسکی بات سن کر بے اختیار اسے گلے لگا چکی تھیں۔۔

جیسے جیسے رات گہری ہوتی جارہی تھی ویسے ہی ہانا کا ٹھنڈ اور خوف سے دل بیٹھتا جارہا تھا گھٹنوں سے سر اٹھا کر دہل کر اس نے اپنے ارد گرد دیکھا تھا سردی کی وجہ سے ہاتھ اور پیر سن پڑ رہے تھے۔۔۔ایک بے بس نظر بند دروازے پر ڈالتی اچھی طرح خود پر شال لپیٹتی راستے کا تعین کیے بغیر چلنے لگی۔۔۔

ابھی اس نے آدھا راستہ ہی تہہ کیا تھا جب کتے کہ بھونکنے کی آواز پر ہانا کا حلق خشک ہو گیا خوف سے پیلی پڑتی وہ قدم اٹھانے کی کوشش کرنے لگی جب تیزی سے کوئی گاڑی عین اسکے نزدیک جھٹکے سے رکی ہانا کا سانس اٹک گیا۔۔۔

رات کے دو بج رہے تھے ایسے میں حازق اپنے فلیٹ کا لاک کھولتا اندر داخل ہوا۔۔۔یہ ایک لگژری فلیٹ تھا جہاں وہ اکیلا ہی رہتا تھا۔۔آس پاس کہ لوگوں نے

ہمیشہ اسے آتے اور جاتے اس مردانہ وجاہت سے مالامال مرد کو دور سے ہی دیکھا تھا۔۔۔

حازق نے ٹی وی لاؤنج میں روکتے ہوئے مڑ کر دروازے کی سمت دیکھا۔۔ہانا اپنا بیگ مضبوطی سے تھامے سردی سے کانپ رہی تھی۔۔

"اندر آجاؤ۔۔۔۔۔

اندر آجاؤ۔۔۔۔۔حازق کی آواز پر ہانا نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا جس کہ آدھے چہرے پر رومال بندھا تھا چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی وہ اندر آئی تھی جبکہ حازق بغور اسکے چہرے کو دیکھ رہا تھا جو خوف کہ ساتھ ٹھنڈ سے سرخ ہو رہا تھا۔۔۔

اگر وہ اسے یہاں نہیں لاتا تو یقیناً صبح وہ سب کو مردہ حالت میں ملتی۔۔۔

"آرام سے بیٹھو۔۔۔۔ہم ابھی آتے ہیں۔۔۔حازق اسے کہتا ایک کمرے میں غائب ہوا تھا جبکہ ہانا کانپتی ہوئی جلدی سے صوفے پر سمٹ کر بیٹھ گئی۔۔ نظر اٹھا کر فلیٹ کا جائزہ لیتی یکدم اسے رونا آنے لگا ایک ہی تو سہارا تھا وہ بھی آج چھین لیا گیا تھا۔۔۔

لب بھنچتی وہ گھٹنوں میں چہرہ چھپا کر رو دی جب حازق کمرے سے نکلتا اسکی طرف

بڑھا قدموں کی آواز پر ہانا نے تیزی سے سر اٹھا کر اسے دیکھتے ہی دوبارہ ٹانگیں لٹکا کر بیٹھ گئی حازق اسکی حرکت پر مسکرا دیا۔۔

"یہ لو تولیہ برف میں کافی دیر رہنے سے تمھارے بال گیلے ہو گئے ہیں۔۔۔۔۔ہم تب تک کافی بنا لیتے ہیں۔۔۔اس سے گرمائش ملے گی۔۔۔حازق تولیہ اسکی جانب بڑھا کر کہتا کچن کی جانب بڑھنے لگا جب ہانا بے اختیار اسے آواز دے بیٹھی۔۔۔

"مجھے بھوک لگ رہی ہے۔۔۔بچوں جیسے انداز میں کہتی وہ جانے کیوں شرمندہ ہو رہی تھی۔۔۔

"ٹھیک ہے لیکن گھر میں کچھ ہے نہیں ایسا کرتا ہوں لے آتا ہوں یہاں قریب میں مکڈونلس ہے جو چوبیس گھنٹے کھولا ہوتا ہے۔۔۔تم جب تک چینج کر لو۔۔۔حازق اسے کہتا کچن کی بجائے دروازے کی سمت بڑھ گیا تھا جبکہ ہانا اسے روک بھی نہ سکی تھی۔۔

حازق کہ جاتے ہی وہ سوچ میں پڑ گئی کہ کس کمرے میں جانا تھا کچھ سوچنے کہ بعد وہ اسی کمرے کی جانب بڑھ گئی جس میں حازق گیا تھا۔۔

کمرے کا دروازہ بند کرتے ہی ٹک کی آواز کہ ساتھ فلیٹ کا دروازہ کھلا حازق ہاتھ میں شاپر تھامے وہیں میز پر شاپر رکھتا گہری نظروں سے کمرے کہ دروازے کی سمت دیکھنے لگا یکدم آنکھوں کی چمک بڑھ بڑی تھی۔۔۔

دوسری طرف ہانا کمرے کا جائزہ لیتی ڈریسنگ کہ سامنے کھڑی اپنے بالوں کو بینڈ سے آزاد کرتی انگلیوں سے سلجاتی دھیرے سے مسکرا کر باتھروم کی جانب بڑھ گئی اسکے ہٹتے ہی شیشے میں حازق کا عکس نظر آیا۔۔دروازہ بند ہونے کی آواز پر اس نے دروازے کی سمت دیکھا تھا۔۔

"کہیں محترمہ کا ڈر سے دل بند ہو گیا تو لینے کو دینے پڑ جائیں گے۔۔۔خود کلامی کرتا وہ اسے ڈرانے کا ارادہ ترک کرتا کمرے سے نکل گیا لیکن وہ نہیں جانتا تھا کوئی ہے جو ہانا کہ بچپن سے اسکے پیچھے ہے۔۔۔

ہانیہ باتھروم سے نکلی ہی تھی جب کمرے کا دروازہ بجا۔۔تولیے سے چہرہ پوچھتی آگے بڑھ کر جیسے ہی دروازہ کھولا حازق کو دیکھ کر ایک لمحے کہ لیے ساکت رہ گئی اپنی زندگی میں پہلی بار اس نے اتنا حسین مرد دیکھا تھا۔۔۔جبکہ حازق خود کو یک ٹک دیکھتا پا کر

ہونٹ بھینچ کر مسکراہٹ دبا چکا تھا۔۔۔

"آجاؤ کھانا کھالو۔۔۔۔حازق اسے کہتا پلٹ گیا ہانا سوئٹر پہنتی تیزی سے اسکے پیچھے نکلی۔۔۔

دونوں صوفے پر بیٹھے تھے ہانا اسے دیکھتی جھجھک سی گئی بھلا اتنے ہینڈسم شخص کہ سامنے کیسے اتنا بڑا بر گر کھا سکتی تھی جبکہ حازق بیک سے ٹیک لگائے ٹی وی لگا کر بیٹھا گا ہے بگا ہے اسے بھی دیکھ رہا تھا جو چپس کھا رہی تھی۔۔۔

"یہ بر گر ہم اپنے لیے نہیں لائے ہیں۔۔۔ہانا کی سماعتوں میں حازق کی آواز گونجی۔۔ایک بے بس نظر اس پر ڈال کر دوبارہ گردن گھما کر ایک للچاتی نظر بر گر پر ڈال کر اسے دیکھنے لگی جو اُسی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

"کیا تم ہمارے سامنے کھانے سے شرما رہی ہو؟

"اُفف! کیا یہ چہرہ پڑھ لیتا ہے۔۔۔لب کاٹتی وہ سوچ کر رہ گئی تھی جب حازق نے بر گر اٹھا کر نوالا لیا تھا ہانا صدمے سے اسے دیکھنے لگی جو مزے سے بیٹھا بر گر کھا رہا تھا۔۔

"بیگ میں ایک اور ہے نکالو اور بیماری طرح کھانا شروع کرو۔۔۔۔۔۔حازق کی بات پر اسے خوشی کہ ساتھ برا بھی لگا تھا منہ بنا کر وہ اسے دیکھنے لگی

"کیا سوچ رہا ہوگا کیسی گنوار لڑکی ہے ایک بر گر نہیں کھانا آتا۔۔اسے پتہ ہی نہیں چلا کہ وہ اونچا بڑبڑا رہی ہے ہوش تو تب آیا جب اسکے لبوں پر مسکراہٹ رینگی تھی ہانا کا دل یکا یک ہی اسکا آسیر ہوا تھا کاش وہ زندگی بھر اسی طرح سامنے بیٹھے مسکرا تا رہے۔۔ اپنی ہی سوچ پر وہ گھبرا کر بیگ میں چہرہ چھا گئی۔۔۔

ہانا نے جیسے ہی سر اٹھایا دھک سے رہ گئی۔۔گھبرا کر ارد گرد دیکھا جب کچن میں آتی کھٹ پٹ پر سانس لیتی سکون سے بر گر کھانے لگی۔۔۔جبکہ کچن میں موجود حازق کی مسکراہٹ گہری ہو گئی۔

"تھینک یو۔۔۔۔ہانا کافی کا کپ لیتی ہلکی سی مسکراہٹ کہ ساتھ کہتی دوبارہ رخ پھیر کر شیشے سے باہر دیکھنے لگی جہاں باریک برف باری ہو رہی تھی۔۔۔

حازق بھی اسکے ساتھ ہی فاصلے پر کھڑا گھونٹ گھونٹ کافی پی رہا تھا۔۔

"آپ کا شکریہ ورنہ پتہ نہیں میرا کیا ہوتا۔۔

"ہمم کلفی بن جاتی اور کیا۔۔۔۔دوبدو جواب دیتا حازق مسکراہٹ دبا گیا۔۔

ہانا نے اسکی بات پر منہ پھولا کر اسے دیکھا۔۔

"میری تو جان نکلنے والی تھی خوف سے۔۔۔ہانا نے یاد کرتے ہی جھرجھری سی لیتے مگ لبوں سے لگایا۔۔

"اتنا خوف؟اندھیرے سے ڈرتی ہو؟حازق کی بات پر وہ پوری طرح اسکی جانب پلٹ کر کھڑی ہوگئی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"آپ کو نہیں لگتا؟

"نہیں۔۔۔اندھیرے سے بھلا کون ڈرتا ہے یہ تو ہمیں اپنے سائے میں چھپا کر رکھتے ہیں کسی چھوٹے بچے کی طرح۔۔۔حازق گہری نظروں سے اسے دیکھتا سرگوشی نما لہجے میں بولتا مسکرایا جبکہ ہانا اسے دیکھ کر رہ گئی۔۔۔

دونوں کہ بیچ کافی دیر خاموشی حائل رہی جسے ہانا نے ہی توڑا تھا۔۔

"ایک بات پوچھوں؟

"ہاں۔۔۔حازق کسی گہری سوچ میں ڈوبا اسکی آواز پر چونک کر بولا تھا۔

"آپ کی فیملی کہاں ہے؟ میرا مطلب امی ابّو بھائی بہن کوئی بھی نہیں ہے یہاں۔۔کب سے زبان پر مچلتا سوال بالآخر پوچھ ہی لیا تھا اسکے سوال پر حازق کہ چہرے پر سایا یا سا لہرایا۔

"ہم اپنے والدین کی اکلوتی اولاد ہیں۔۔اپنا کاروبار ہے باپ نہیں ہے ہاں ہماری امی جان ہمارے اپنے آبائی گھر مری میں مقیم ہیں۔۔خیر اب تم بتاؤ اپنے بارے میں؟ حازق اپنا مختصر تعارف کروا کر اس سے پوچھنے لگا جس نے لمبی سانس لی تھی۔۔

"میں اپنے والدین کی دوسری اولاد ہوں میری جڑواں بہن تھی جو مجھ سے ایک سیکنڈ بڑی تھی۔۔امی ابّو ایک حادثے کا شکار ہوئے تھے تب ہم دونوں چھ مہینے کی تھیں اس حادثے میں میرے اپنے سب ختم ہو گئے میرے چاچو بھی جو اس وقت انہی کہ ساتھ تھے اور تب سے میں اپنی چاچی کے رحم و کرم پر ہوں لیکن کب تک نینا میری چاچازاد وہ نوکری کر رہی ہے اور میں زیادہ تعلیم نہ ہونے کی وجہ سے ہوٹلوں کلبوں کی فضول نوکریاں کرنے پر مجبور ہوں لیکن پتہ نہیں ہمیشہ مجھ سے کوئی گڑبڑ ہو جاتی ہے تو نکال دیتے ہیں۔۔۔۔حازق دلچسپی سے اسکے پل پل بدلتے تاثرات دکھتا اسے دیکھے جا

رہا تھا جب کسی کی موجودگی کہ احساس پر اسکی نگاہیں سیاہ ہونے لگی تھیں۔۔۔

ہمم۔۔۔ہمیں لگتا ہے اب سو جانا چاہیے کافی رات ہو گئی ہے۔۔۔۔

"جی بالکل۔۔۔۔مجھے بھی اب نیند آرہی ہے ویسے سب چیزوں کہ لئے ایک بار پھر آپکا شکریہ ورنہ میں واقعی مر جاتی۔۔۔ہانا اسکی بات پر مسکرا کر کہتی جھر جھری لیتی اسکے ہاتھ سے مگ لے کر کمرے سے نکل گئی تھی۔۔۔

سنسان سڑک پر کھڑی وہ لمبی کالی گاڑی بلڈنگ کہ باہر کھڑی تھی گاڑی کی پچھلی سیٹ ہر بیٹھا شخص اپنی سیاہ چمکدار آنکھوں سے اسی فلیٹ کی کھڑکی کو دیکھ رہا تھا جہاں کچھ دیر قبل ہانا اور حازق کھڑے تھے۔۔

"میری ہانا۔۔۔یکدم مرد نے سرگوشی کی تھی جس میں واضح خوشی تھی کسی کہ مل جانے کی بے تحاشا خوشی۔۔۔۔

اچانک کسی کی موجودگی پر اس نے گردن موڑ کر دیکھا تھا۔۔۔

ایک اسود مسکراہٹ لبوں پر رقصاں ہوئی جبکہ ساتھ بیٹھے شخص کا چہرہ سپاٹ تھا۔۔

"چلو۔۔۔ڈرائیور کو حکم دیتاوہ شیشے کہ پار دیکھنے لگا جبکہ وہ ہنوز اسے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

"صبح بخیر! ہاناجو صبح جلدی اٹھ گئی تھی حازق کو کمرے سے نکلتے دیکھ کر جلدی سے اپنی جگہ سے اٹھ کر بولی جو آنکھیں مسلتا کچن کی جانب بڑھ رہا تھا آواز پر ٹھٹھک گیا۔۔۔

حیرانگی سے ہانا کو دیکھا جو کھڑی مسکرارہی تھی۔۔۔

"صبح بخیر! تم جلدی اٹھ گئی ہو؟ حازق اسے دیکھتا اسکے سامنے آکر روکا۔۔

"ہاں وہ آنکھ جلدی کھول گئی تھی۔۔۔۔

"ہمم ٹھیک ہے۔۔۔ناشتہ کیا؟ حازق سمجھتے ہوئے سر ہلاتا پلٹتے پلٹتے روک کر پوچھنے لگا۔۔

"ہاں میں نے کر لیا تھا وہ میں بھوک کی کچی ہوں اسلئے انتظار ہی نہیں کر سکی۔۔۔ہانا شرمندگی سے اسے بتارہی تھی جانے وہ اسکے بارے میں کیا سوچ رہا ہوگا۔۔۔

حازق اسکی بات پر مسکرایا۔۔

"کوئی بات نہیں کنز بھی کھانے کی کچی ہے محترمہ کو بے وقت بھوک لگتی ہے۔۔

حازق اسے بتا کر مسکرانے لگا جبکہ ہانا کہ چہرے کہ زاویے بگڑ گئے۔۔

"کنز کون؟نا چاہتے ہوئے بھی ہانا نے پوچھنا ضروری سمجھا تھا یہ جانے بنا کہ حازق اسکی کفیت سمجھ رہا تھا وہ جلن محسوس کر رہی تھی اور یہی جلن اسے مزہ دے رہی تھی۔۔۔۔۔۔

"ہماری دوست ہے۔۔۔بہت اچھی ہے۔۔۔دیکھا تھا نہ اس دن کلب کہ باہر؟حازق کہ بتاتے ہی اسے یاد آگئی تھی وہ سڑیل سی لڑکی۔۔۔

"آ نہیں مجھے یاد نہیں آرہی خیر مجھے اب چلنا چاہیے۔۔۔آپ کا بہت شکریہ۔۔۔ہانا انجان بنتی اسے کہہ کر صوفے پر سے اپنا لانگ کوٹ اٹھا کر پہننے لگی۔۔

"وہ تو ٹھیک ہے لیکن کہاں جاؤ گی؟کل تم نے ہی ہمیں بتایا تھا ناں چاچی کہ علاوہ تمہارا اس دنیا میں کوئی نہیں ہے۔۔حازق اسکے جانے پر ہڑ بڑا کر تیزی سے اسکے سامنے آیا تھا۔۔

"بالکل ایسا ہی ہے لیکن میں بی جان کہ پاس جاؤں گی وہ میری گورنس تھیں جب میں

سات سال کی تھی لیکن میری چاچی ذہنی طور پر بھکاری اور لالچی ہیں اچھا ہی ہوا مجھے نکال دیا گھر سے مجھے بھی کوئی شوق نہیں ہے ان کہ ساتھ رہنے کا۔۔ہانا منہ بنا کر اسے بتاتی ایک بار پھر اسے دیکھ کر باہر نکل گئی۔۔۔حازق نے ماتھا پیٹ لیا عجیب لڑکی تھی۔۔۔

-------.

بس اسٹاپ پر وہ پچھلے آدھے گھنٹے سے بیٹھی رونے کا شغل فرما رہی تھی جب تیزی سے گاڑی نزدیک آکر رکی۔۔

حازق ڈرائیونگ سیٹ سے اترتا تیزی سے اسکے سامنے آکر رکا جو دونوں ہتھیلیاں بینچ پر ٹکائے سر جھکا کر بیٹھی تھی۔۔

"چلو۔۔۔۔تمہیں تمہاری بی جان کہ گھر چھوڑ دوں۔۔۔حازق کی آواز پر اس نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔۔

"آپ نہیں لے جا سکتے۔۔۔۔ہانا دوبارہ سر جھکا کر آنکھیں پوچھتے ہوئے بولی۔۔

حازق گہری سانس بھرتا اسکے سامنے بیٹھا۔۔

"اور اس کی وجہ؟

"کیونکہ وہ اب یہاں نہیں رہتیں۔۔۔مری چلی گئی ہیں اپنی بیٹی کہ ساتھ وہاں کسی کہ گھر میں کام کرتی ہیں۔۔۔سوں سوں کرتے اس نے ہلکی آواز میں بتا کر نظریں جھکائیں۔۔۔

"اس میں کون سا بڑا مسئلہ ہے ہم بھی آج گھر جانے کا سوچ رہے تھے ہمارے ساتھ چلو۔۔حازق شانے اُچکاتا اُسے دیکھتے ہوئے بولا وہ جو دوبارہ رونے کا ارادہ کر رہی تھی جھٹکے سے سر اٹھا کر اسے دیکھنے لگی۔۔

"واقعی ایسا ہو سکتا ہے؟

"ہاں۔۔۔ہو نہیں سکتا بلکہ ہو گیا ہے۔۔۔چلو اٹھو۔۔۔۔حازق اسی کہ انداز میں کہتا جلدی سے اٹھ کھڑا ہوا ہانا تیزی سے چہرے پر ہاتھ پھیرتی اسکے پیچھے بھاگی۔۔ کبھی ناں واپس آنے کہ لئے۔۔۔

شام کا وقت تھا ایسے میں مری کا موسم اسلام آباد کہ مقابلے کافی سرد تھا۔۔۔سڑکیں

سفید برف سے ڈھکی ہوئی خوبصورت منظر پیش کررہی تھیں ایسے میں گاڑی میں چلتا ہیٹر ہانا کو نعمت سے کم نہیں لگ رہا تھا۔۔۔

"تمھارے پاس انکے گھر کا پتا ہے؟ حازق نے اچانک اسکی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا جو باہر دیکھنے میں مصروف تھی۔۔۔

"ہاں میرے پاس ہے پرس میں۔، ہانا چونک کر اسے جواب دیتی پرس سے چھوٹی سی چٹ نکال کر اسکے حوالے کر چکی تھی۔۔

حازق نے ایک ہاتھ سٹیرنگ پر رکھے دوسرے ہاتھ سے چٹ لے کر ایڈریس پڑھا تو چونک گیا۔۔۔ یہ تو "ضیغم ولا" کا ایڈریس تھا۔۔۔اسکا مطلب وہ اس کہ گھر پر کام کرتی ہے۔۔۔

"یہ تو میرے گھر کا ایڈریس ہے۔۔۔ حازق کی آواز پر وہ چونک کر اسکی طرف متوجہ ہوئی۔۔

"سچ میں؟ ہانا کو حیرت کہ ساتھ انجانی سے خوشی ہوئی تھی۔۔

"ہاں بالکل۔۔۔ حازق ایک نظر اسے دیکھ کر کہتا اندر ہی اندر مسکرایا تھا۔۔۔

www.neweramagazine.com

"پھر تو یہ اچھا ہو گیا ہے۔۔ہانا کہ کہنے پر اسنے صرف سر ہلانے پر اکتفا کیا باقی کا سفر خاموشی میں گزرا۔۔

ہانا جو تھکن کہ باعث سو چکی تھی کسی احساس کہ تحت آہستہ سے آنکھیں کھولتی سیدھی ہوئی لیکن سامنے کا منظر دیکھ کر حیران رہ گئی "ضیغم ولا "پورے آب و تاب سے اسکے سامنے تھا۔۔۔۔ہانا نے نظروں کا زاویہ بدل کر گھبرا کرارد گرد کا جائزہ لیا ہر طرف اونچے اونچے درختوں کا جھنڈ تھا تیز سرد ہواؤں سے سرسراتے پتوں کی آوازیں اندھیرے ماحول کو اور پر سرار کر رہی تھی ہانا جو سدا کی ڈرپوک تھی سہمی چڑیا کی طرح سیٹ پر ہی دبک کر بیٹھ گئی تھی اسے حازق پر بھی غصّہ آرہا تھا جو اسے جگانے کہ بجائے خود اپنے عالیشان محل میں چلا گیا تھا۔۔

"اف !اب میں کیا کروں اتروں یا نہیں۔۔۔ہانا جھجھلاتی ہوئی خود سے کہتی سوچ میں پڑ گئی رات کا جانے کیا وقت ہو رہا تھا وقت کا خیال آتے ہی ہانا نے موبائل میں دیکھا سات بجے کا وقت تھا ہانا بیزاری سے موبائل واپس رکھ کر باہر دیکھنے لگی اسکے گردن پھیرتے ہی وقت پیچھے کی سمت چلنے لگا۔۔۔

"حازق تم اس لڑکی کو کیوں لائے ہو یہاں؟ کیا تم جانتے نہیں ہو برسوں پہلے جو کچھ ہو چکا ہے وہ دوبارہ دوہرایا جائے؟ آخر کیوں تم اپنے بڑوں والی غلطی کرنے جا رہے ہو؟ ایک انسان سے رشتہ ہماری برادری کہ خلاف ہے؟ آج بھی حازق آج بھی وہ خالی ہاتھ ہیں کیا تمہیں انکو دیکھ کر بھی احساس نہیں ہوا کہ یہ کھیل سب تباہ کر دیتا ہے؟ حازق کی ماں غصّے میں سخت لہجے میں اسے آئینہ دکھانے کی کوشش کر رہی تھی لیکن وہ بھی جانتی تھیں یہ آئینہ دھند میں لپٹا ہے بہت سے رازوں سے اٹا یہ آئینہ صدیوں یہ رازوں کو چھپائے جن اور انسان کہ کھیل کا تماشا دیکھ رہا تھا۔۔

"ہم آپکو سمجھا نہیں سکتے امی جان لیکن ہم انسانوں کہ بیچ بچپن سے رہتے آرہے ہیں۔۔ ہم نے کبھی کسی کو نقصان نہیں پہنچایا نہ ہی آگے پہنچانا چاہتے ہیں لیکن تب تک جب تک ہمیں کوئی نقصان نہ پہچائے۔۔۔ خیر وہ جاگ چکی ہے ہم اسے لا رہے ہیں آپ پلیز اپنا رویہ ٹھیک رکھیے گا۔۔۔ حازق اپنی ماں کو کہتا وہاں سے باہر نکل گیا۔۔

ہانا جو سمٹ کر بیٹھی رو دینے کو ہو رہی تھی حازق کو آتا دیکھ کر اسکی جان میں جان آئی تھی تیزی سے دروازہ کھولتی وہ اسکی طرف بڑھی تھی جو اسے دیکھ کر رک گیا تھا۔۔

ہاناٹھنڈ سے جھر جھری لیتی اس تک پہنچی تھی

"مجھے چھوڑ کر آپ کہاں چلے گئے تھے ہاں ؟ابھی میرا خوف سے انتقال ہو جاتا پھر۔۔۔

"پھر تم چڑیل بن جاتی اور کیا۔۔۔حازق اسکے معصومیت سے کہنے پر شرارت سے جواب دیتا مسکرایا۔۔۔۔

"اچھا چلو اندر ہم تمہیں اپنی امی جان سے ملواتے ہیں پھر تمہیں تمہاری گورنس کہ پاس چھوڑ دوں گا۔۔۔۔حازق اسے منہ بناتے دیکھتا جلدی سے کہتا پلٹ کر آگے بڑھ گیا ہانا بھاگنے والے انداز میں اسکے پیچھے ہال میں داخل ہوئی تھی۔۔۔ہانا منہ کھولے اس شاندار محل کو دیکھ رہی تھی ہر ایک چیز اپنے مالک کہ اعلی ذوق کا منہ بولتا ثبوت تھا۔۔

طوبٰی بیگم نے اپنے بیٹے کو دیکھا پھر نظر پھیر کر ہانا کو دیکھا تو بری طرح ٹھٹھک گئیں بے یقینی سے گردن موڑ کر حازق کو دیکھا جو پر اسرار سا مسکرایا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔،۔

"آنٹی آپ سے مل کر اچھا لگا۔۔۔۔ہانا انھیں دیکھ کر مسکرا کر بولی۔

"مجھے بھی اچھا لگا۔۔میرے خیال سے لمبا سفر تہہ کر کہ آرہے ہو کھانا کھا کر آرام کرو

www.neweramagazine.com

صبح تمہیں حازق چھوڑ آئے گا۔۔طوبٰی بیگم مسکرا کر بولتیں ایک نظر حازق پر ڈالتیں وہاں سے سیڑیوں کی جانب بڑھ گئیں۔۔

لمبے خوبصورت سے میز پر اس وقت وہ دونوں بیٹھے کھانا کھا رہے تھے۔۔۔ہانا اتنا کچھ دیکھ کر حیران ہو رہی تھی بھلا کب اس بے ایک وقت میں اتنا کچھ کھایا یا دیکھا تھا اسکے گھر میں تو ناشتہ اور رات کہ کھانے میں ایک ہی پکوان بنتا تھا۔۔۔

"آہم۔۔۔کچھ پوچھوں؟ہانا نے خاموشی سے گھبرا کر اپنے سامنے بیٹھے حازق سے پوچھا۔۔

"ہمم پوچھو۔۔چونک کر دیکھتا اجازت دے کر وہ دوبارہ کھانے کی طرف متوجہ ہوا تھا۔۔۔

"یہاں اور کوئی نہیں ہے۔۔۔میرا مطلب اتنا بڑا محل ہے یہ اور پراسرار بھی۔۔۔آخر میں ہانا نے سرگوشی کی لیکن اس سے فاصلے پر ہونے کہ باوجود حازق نے اسکی بات بخوبی سنی تھی۔

"نہیں اور کوئی نہیں ہے ہاں لیکن مہمانوں کی بے وقت آمد ہوتی رہتی ہے۔۔۔حاذق سپاٹ لہجے میں کہتا کرسی دھکیل کر اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

ہانا نے تیزی سے آخری نوالہ نگلتے غٹا غٹ پانی حلق میں انڈیلا گھر کی خوبصورتی اپنی جگہ لیکن رات کہ پہرا اسے خوف محسوس ہو رہا تھا۔۔

حازق اسکی جلد بازی دیکھ کر مسکرا دیا۔۔۔

دونوں زینہ چڑھتے اوپر آئے تھے کوریڈور کہ دونوں طرف سلک کہ پردے تھے جابجا کینڈل اسٹینڈ پر کینڈلز جل رہی تھیں بڑے بڑے جھومر چھت سے لٹکے ہوئے تھے

ہانا خاموشی سے اسکے ساتھ چلتی ہر چیز کا جائزہ لے رہی تھی جب ایک دروازے کہ سامنے آکر دونوں روکے۔

"یہ تمہارا کمرہ۔۔۔آرام کرو اگر کوئی کام ہو تو ہمارا کمرہ آخر میں ہے۔۔۔حازق نے کہتے ساتھ سامنے کی جانب اشارہ کیا وہاں جانے کہ لئے پورا گھوم کر جانا پڑتا حازق اسے کہتا آگے بڑھ گیا ہانا اسکے زینے تک پہنچتے ہی گھبرا کر جلدی سے اندر گھس گئی۔

حازق جواپنے کمرے تک پہنچنے والا تھا یکدم روک کر گردن گھمائی نیلی آنکھیں سیاہ ہوئی تھیں۔

My innocent girl.....

ہاہ......Welcome back hana zargham سرسراتی آواز میں بولتا وہ یکدم غائب ہوا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رات کا تیسرا پہر تھا جب اسکی آنکھ کسی احساس پر کھلی مندی مندی آنکھوں سے اس نے اطراف میں دیکھنا چاہا لیکن کمرے میں اندھیرا ہونے کہ باعث اسے اٹھ کر سائیڈ ٹیبل پر رکھا لیمپ جلانا پڑا لیمپ کہ جلتے ہی کمرے میں ہلکی روشنی پھیلی۔۔۔اپنے گلے پر ہاتھ رکھے اسے پانی کی طلب ہوئی شاید تبھی اسکی آنکھ کھلی تھی۔۔۔ہانا نے سائیڈ ٹیبل پر کانچ کہ جگ کو دیکھا تو خالی تھی اسے حیرت نے آن گھیرا جگ تو آدھے سے زیادہ بھرا ہوا تھا۔۔ہانا نے جالی دار سفید پردہ ہٹایا جو بیڈ کے چاروں کونوں سے چھت سے ساتھ

ملے ہوئے تھے۔۔۔

کمرے پر قدم رکھتے ہی اسے شہزادیوں کہ کمرے کا گمان ہوا ہاں وہاں کی ہر چیز ویسی ہی تھی۔۔

جمائی روکتے ہی جیسے اس نے قدم زمین پر جمائے کمرے میں کسی کی موجودگی کہ احساس نے لمحے میں اسے خوفزدہ کر دیا ہانا نے آہستگی سے گردن گھومائی یوں لگا جیسے کوئی اسکی جانب پشت کیے وہاں موجود ہو یہ سوچ ہی اسکا دل دہلا ری تھی کہ وہ انجان جگہ انجان کمرے میں کمرہ بھی وہ جیسے ایک پورا فلیٹ ہو۔۔

ہمت کرتے اس نے آنکھیں بند کرتے دوبارہ کھولیں تو وہاں کوئی نہیں تھا۔

"آہ۔۔۔، شاید میرا وہم تھا۔۔خود سے کہتی وہ اٹھ کھڑی ہوئی بے بسی سے خالی جگ پر ڈالتی اٹھا کر کمرے سے نکلی بھوکی تو وہ پھر روشنی تک کا انتظار بسکٹ وغیرہ کھا کر کر لیتی لیکن پیاس زیادہ دیر برداشت نہیں ہو رہی تھی کہ گلے میں کانٹیں چبھ رہے تھے۔

چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی وہ بنا ارد گرد دیکھے آگے بڑھ رہی تھی جب کوریڈور سے گزرتے یکدم ہی اسے سخت سردی لگنے لگی جانے یہ اتنی تیز ہوا کہاں سے آرہی تھی ہانا کہ جسم میں سنسناہٹ دوڑ گئی ہوا سے اسکے کھلے بال پشت پر اٹھکلیاں کرنے لگے یکدم ہی ہانا نے تھوک نگل کر موم بتیوں کو بوجھتے دیکھا لمبا سا دھواں اٹھتا ہوا میں تحلیل ہو رہا تھا اتنی ٹھنڈ میں بھی اسکی پیشانی عرق آلود ہوئی تھی ٹانگیں جیسے ہلنے سے انکاری ہوئیں ہانا کو اپنا دل بند ہوتا محسوس ہوا اتنی رات گئے نیم اندھیرے کوریڈور میں سفید پردے ہوا کی دوش پر پھڑ پھڑاتے اس کی جان لینے کو تھے اس سے قبل وہ ہوش و خروش سے بیگانہ وہیں زمین بوس ہوتی حازق کو اپنی طرف آتا دیکھ کر جیسے اسکی سانس بحال ہوئی تھی۔

"چاچو آپ نے کہا تھا آپ یہاں نہیں آئیں گے۔۔۔حازق نے خفگی سے سامنے کھڑے لمبے چوڑے وجیہہ شخص سے کہا جو دھیرے سے مسکرایا تھا۔۔۔

"تم جانتے ہوں اسے دیکھے بنا مجھے سکون نہیں آتا۔۔۔اپنی بھاری خوبصورت آواز میں وہ حازق سے بولا تھا۔۔۔

حازق نے گہری سانس بھری وہ سگے چاچا بھتیجا نہیں تھے وہ اسکے کزن کا بیٹا تھا پھر بھی دونوں میں محبت مثالی تھی۔

"ٹھیک ہے لیکن آپ نے اسے ڈرادیا۔۔حازق منہ بنا کر کہتا باہر جانے لگا جب عقب سے آتی اسکی بات پر مسکرایا۔

"میں تو بس کھیل رہا تھا اپنی شہزادی سے۔۔۔۔۔

"آپکی اطلاع کہ لیے آپکی شہزادی بہت ہی ڈرپوک ہے جب تک اپنا اصل معلوم نہیں چل جاتا تب تک ایسی شرارتوں سے بعض رہیں بعد میں ہم مل کر اسے تنگ کریں گے حازق اسے کہتا کمرے سے نکل گیا تھا اسکے جاتے ہی وہ بھی مسکراتے ہوئے وہاں سے غائب ہو گیا تھا۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"ہانا اسے دیکھتے ہی تیزی سے حازق کہ قریب گئی تھی اپنی بے اختیاری پر یکدم خجل ہو گئی۔۔

"ابھی تک جاگ رہی ہو؟

"ہاں وہ۔۔۔ نہیں مجھے پانی پینا تھا۔۔۔ہانا اسکے پوچھنے پر گڑ بڑا کر بولی وہ بھی اس سے پوچھنا چاہتی تھی کہ وہ ابھی تک کیوں جاگ رہا ہے لیکن سر جھٹک گئی۔۔

حازق اسکے تاثرات دیکھ کر مسکرایا۔۔۔

"ہم پانی بھجواتے ہیں تم کمرے میں جاؤ۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ہانا اسکے کہنے پر جگ اسکی جانب بڑھاتی کمرے کی طرف تیز تیز قدم اٹھانے لگی ایک بار چلتے چلتے اس نے پیچھے موڑ کر دیکھا چاہا لیکن دھک سے رہ گئی ہوا سے بھڑ پھڑاتے پردے جلتی موم بتیاں سب جیسے خاموش و پر سکون تھے۔۔۔

ہانا تیزی سے کمرے میں گھس گئی حازق کہ جلدی سے آنکھوں سے اوجھل ہو جانے پر اسے غصّہ آیا تھا۔

صبح ناشتے کہ بعد وہ حازق کہ ساتھ اپنی گورنس کی رہائش کی جانب گامزن تھی۔۔۔ حویلی سے پندرہ منٹ کی ڈرئیو پر بختاور جس کی عمر چھتیس سال تھی۔۔۔۔

حازق بے گاڑی اسکے کاٹج کہ سامنے روکی۔۔۔ موسم سرد تھا برف سے زمین ڈھکی

ہوئی تھی ایسے میں سورج کی ہلکی ہلکی کرنیں زمین پر بکھر رہی تھی دونوں چلتے ہوئے لکڑی کہ تین اسٹیٹ چڑھتے دروازے کہ سامنے آ کھڑے ہوئے ہانا نے ہاتھ بڑھا کر دروازے کہ سامنے گول بڑے سے کنڈے سے دستک دی جب اندر سے کسی عورت کی آواز پر ہانا نے اپنی آمد کا بتایا۔۔

"بختاور آنٹی میں ہانا۔،۔۔

ہانا کہ کہنے کی دیر تھی جب دروازہ کھولتے ہی سادی لمبی میکسی میں شال میں لمبی پتلی عورت نمودار ہوئی سامنے ہی ہانا کو دیکھ کر وہ اسے پر سوچ نظروں سے دیکھ کر یاد کرنے کی کوشش کرنے لگی جب ہانا نے آگے بڑھ کر بختاور کو گلے لگایا۔

" کیسی ہیں آپ ؟ لگتا ہے پہچانا نہیں مجھے۔۔۔ہانا اسے یوں سوچ میں ڈوبا دیکھ کر بولی۔۔۔

"ہاں شاید بہت وقت گزر گیا ہے۔۔۔بختاور نے الجھ کر اسے جواب دیا تھا حازق خاموش کھڑا دونوں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

جب کسی احساس پر اسکی آنکھیں چمکیں گردن موڑا اپنے پیچھے دیکھا جہاں ایک لڑکی

سرخ سادی لانگ اسکرٹ پر سفید پوری آستینوں والی شرٹ میں ملبوس اپنے لمبے ڈارک براؤن رنگ کہ بالوں کی اونچی پونی باندھے سرخ ہی لانگ کوٹ کہ ساتھ گردن کہ گرد مفلر لپیٹے درخت کہ پاس کھڑی مسکرا کر ہانا کی پشت دیکھ رہی تھی حازق کہ دیکھنے پر اس نے نظروں کا زاویہ بدل کر اسے دیکھا تھا۔۔آہستہ سے سر کو خم دیا جیسے سلام کر رہی ہو حازق نے بھی دھیرے سے سر ہلایا اس کہ دیکھتے ہی دیکھتے وہ انکے نزدیک آئی تھی۔۔پ

"خوش آمدید۔۔۔دھیمی خوبصورت آواز پر ہانا چونک کر پلٹی تھی جہاں بختاور کے چہرے پر حیرت در آئی تھی وہیں ہانا پتھر ہوگئی تھی۔۔

السلام علیکم۔۔۔میرا نام ہالا ضرغام ہے۔۔۔۔۔ہالا نے اپنا مومی ہاتھ اسکے سامنے بڑھایا جو بالکل اسی کی طرح تھی یوں لگ رہا تھا جیسے وہ آئینے کہ سامنے آن کھڑی ہوئی ہو۔۔۔۔۔

"تم؟ہانا نے بمشکل زبان کو حرکت دی تھی جبکہ ہالا مسکرائی تھی ہانا پھر اسے دیکھنے لگی یوں لگا جیسے وہ خود کو مسکراتے دیکھ رہی ہو۔۔۔

"مجھے بھی کچھ دیر تمہیں دیکھ کر ایسا ہی جھٹکا لگا تھا۔۔ہالا کہتے ہوئے اسکے نزدیک آئی حازق کی آنکھیں مسکرائیں وہ جانتا تھا جیسے ہی ہالا کو ہانا کہ آنے کا معلوم چلے گا وہ یہاں ضرور آئے گی۔۔۔

"لیکن جانتی ہوں دنیا میں ایک جیسے دیکھنے والے سات چہرے پائے جاتے ہیں اسلئے خود کو سمبھالتی میں خود کو تم سے ملنے سے روک نہ سکی۔۔۔۔ہالا مسکرا کر اسے دیکھ رہی تھی جس نے اسکی بات پر گہری سانس لی تھی۔۔

"بیٹھو نہ۔۔۔ہانا نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ بیٹھایا جس کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بختاور انھیں دیکھتی حازق کو دیکھنے لگی جو اسے آنکھ سے اشارہ کرتا مدھم سا مسکرایا تھا۔

"چلیں آپ لوگ بیٹھیں میں کافی بنا کر لاتی ہوں۔۔۔۔بختاور کہتی ہوئی وہاں سے گئی تھی جبکہ ہانا ہالا سے باتوں میں مصروف حازق کو بالکل فراموش کر چکی تھی حازق کی آنکھوں سرخ ہونے لگی۔۔۔

"بہن کہ آتے ہی محترمہ مجھے بھول گئی۔۔۔۔حازق منہ بناتا اٹھ کر وہاں سے تیزی سے

باہر نکل گیا ہانا چونکی لیکن تب تک وہ جا چکا تھا۔

"یہ کہاں چلے گئے؟ ہانا حیرت سے کہتی ارد گرد دیکھنے لگی جب ہالا نے اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھا۔

"آ جائیں گے بھائی۔۔۔ چلو ہم کچھ دیر باہر بیٹھتے ہیں۔۔۔ہالا کہتے ہوئے کھڑی ہوئی۔۔

"ٹھیک ہے میں بتا دیتی ہوں بختاور آنٹی کو۔۔۔۔ہانا کہتے ہوئے جیسے ہی پلٹی بختاور کو دیکھ کر چونکی۔۔

"چلی جاؤ ہاں یہ ساتھ لے جاؤ صاحب کو بھی دے دینا۔۔۔۔ بختاور کہتی ہوئی ٹرے اسے تھما کر ایک نظر ہالا کو دیکھتی وہاں سے گئی تھی۔۔

جبکہ دونوں ٹرے لئے ساتھ ساتھ چلتیں باہر کی جانب بڑھ گئیں.

..............۔

اندھیرا پھیلنے لگا تھا وہ جو کرسیوں پر بیٹھے کافی کہ ساتھ باتوں میں مشغول تھے اندھیرا پھیلتے دیکھ کر اپنی جگہ سے اٹھے اونچے لمبے گھنے درخت ان پر جمی جا بجا سفید برف زمین

بھی برف سے ڈھکی ہوئی تھی کہ آسمان پر بادل آنکھ مچولی کر رہے تھے ہر سو سناتے کا راج تھا آس پاس فاصلوں پر لکڑی کہ خوبصورت کاٹج بنے ہوئے تھے جب تینوں چلتے ہوئے لکڑی کہ چھوٹے دروازے تک آئے چڑ کی ہلکی آواز کہ ساتھ دروازہ کھولتے ہالا باہر نکلی اسی کہ پیچھے ہی حازق بھی باہر نکلا جہاں اسکی گاڑی کھڑی تھی۔

"تم سے مل کر بہت اچھا لگا مجھے امید ہے اب ہم ملتے رہیں گے۔۔ہالا نگاہوں میں چمک لئے اسے دیکھتے ہوئے بولی جس نے زور و شور سے سر کو اثباب میں ہلا یا تھا۔

"بالکل ویسے بھی میں یہاں پہلی بار آئی ہوں تو اب یہ تمہاری ذمہ داری ہے مجھے مری گھومانے کی۔۔۔ہانا پر جوش لہجے میں اسے کہہ رہی تھی اسے خوشی تھی کہ یہاں آتے ہی اسکی دوستی اپنی ہم شکل لڑکی سے ہوئی تھی۔۔۔۔۔

ہانا کی بات پر حازق اور ہالا کہ درمیان مسکراتی نظروں کا تبادلہ ہوا۔۔

گھنے جنگل سے آگے زمین سے کہیں فٹ اونچائی پر واقع سفید محل آج بھی پورے شان سے موجود تھا۔۔۔بھاری لمبا بڑا سا بیرونی گیٹ بنا آواز کہ کھولا تھا کالی چمچماتی پراڈو زن

سے روش پر بھاگتی پورج میں آکر رکی تھی جہاں پہلے ہی قیمتی اور بڑی گاڑیوں کھڑی تھیں۔۔۔

اس سے قبل ملازم آگے بڑھ کر دروازہ کھولتا جھٹکے سے دروازہ کھول کر وہ باہر نکالا تھا ملازم اسے دیکھتا مودب سا سر جھکا کر سلام کرتا ایک طرف ہوا سر کہ اشارے سے سلام کا جواب دیتا وہ تیزی سے اندر بڑھا تھا اندر قدم رکھتے ہی اسکے پتھر یلے تاثرات یکا یک نرم پڑے تھے گلابی گداز لب مسکرائے ہالا نے اسے دیکھتے ہی اسکی جانب دوڑ لگائی جس نے اپنی باہوں کو پھیلایا تھا کہ وہ سیدھا اس میں آسمائی تھی۔۔۔

"ڈیڈ آج میں بہت خوش ہوں۔۔۔۔۔ہالا کہ لہجے میں ہی اسکی خوشی کا اندازہ لگایا جا سکتا تھا۔۔۔

ہالا کو سامنے کرتے اپنے مضبوط ہاتھ اس نے ہانا کہ کندھے پر جمائے تھے جب اپنے قریب آتے حازق کو دیکھا۔

"چاچو ہم نے کہا تھا نہ آپکو یہ لڑکی روکنے سے نہیں روکے گی دیکھ لیں دوستی کر آئی ہے۔حازق کہ شکایت کرنے پر ہالا نے اسے گھورا جبکہ ضرغام کی مسکراہٹ گہری ہو گئی تھی۔

میری بیٹی ہے اسے روکنا مشکل ہے۔۔۔ضرغام نے فخریہ انداز میں کہتے ساتھ ہالا کہ گرد بازو پھیلائے تھے جس نے حازق کو زبان چڑہائی تھی۔۔

ہالا کی معصومانہ حرکت پر دونوں کا قہقہہ ولا میں گونجا تھا لیکن وہاں ان تینوں کہ علاوہ اور کوئی نہیں تھا۔۔۔۔۔۔

رات کا پہر تھا ہانا ابھی سونے کہ لئے لیٹی ہی تھی جب کھڑکی کہ باہر بدبدانے کی آواز پر چونکی۔۔۔

آہستہ سے بیڈ سے اترتی کھڑکی کی جانب بڑھی آہستگی سے ہاتھ بڑھایا ہی تھا جب دروازے پر دستک کہ ساتھ بختاور کی آواز پر چونک کر دروازے کی طرف بڑھ گئی اسکے پلٹتے ہی کھڑکی پر خون کہ دھبے پڑھتے غائب ہوئے تھے۔۔

"کیا بات ہے بختاور آنٹی؟ابھی تک سوئی نہیں؟ہانا نے جیسے ہی دروازہ کھولا انہیں دیکھ کر حیرت سے پوچھا۔

"مجھے لگا نئی جگہ ہے تو تم ڈر نہ جاؤ اسلئے سوچا آج یہیں سو جاتی ہوں۔۔۔بختاور نے کہتے ساتھ اندر قدم بڑھائے۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ لیکن آپ نیچے سوئیں گی۔۔۔ہانا کو تھوڑا برا لگا اپنے ہی گھر میں وہ زمین پر بستر بچھا رہی تھیں۔

"کوئی مسئلہ نہیں ہے میرا گھر ہے پھر میں تو اکثر زمین پر سوتی ہوں۔۔بختاور اسکے چہرے کو دیکھتے ہوئے نرم مسکراہٹ سے کہتی بستر بچا کر تکیہ رکھتی لیٹ گئی۔۔

"شب بخیر شہزادی۔۔۔۔بختاور پیار سے اسے کہتی کروٹ لے گئی جبکہ اسکے شہزادی کہنے پر لمحے بھر کو ٹھٹھکی کسی کا دھندھلا عکس نظروں میں گھومتا غائب ہوا۔

"میری شہزادی۔۔۔۔۔نرم میٹھی سرگوشی نے اسے اپنے حصار میں لیا ہانا سر جھٹک کر بستر پر آ کر آنکھوں کو موند گئی۔۔۔

ہانا کہ گہری نیند میں جاتے ہی کمرے میں لگی گھڑی کی ٹک ٹک کی آواز کہ ساتھ دور سے جانوروں کی آوازیں آنے لگی بختاور نے سیدھے ہوتے پٹ سے آنکھیں کھولیں ہانا اگر ابھی اسے دیکھ لیتی تو یقیناً زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھتی جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھتے اسکے

کھولے بال پشت پر پھیلے تھے انگلیوں کہ ناخون سیاہ اور نوکیلے ہو رہے تھے نگاہوں میں کہیں سفیدی نہیں تھی گہری سیاہ نظروں کو گھوما کر اس نے ہانا کو دیکھا جو بے خبر سو رہی تھی اسے دیکھتے ہی وہ نرمی سے مسکرائی تھی جب کھڑکی پر ہلکی ہلکی دستک ہونے لگی۔

ٹھک۔۔۔۔۔۔۔ ٹھک۔۔۔۔۔۔ ٹھک۔۔۔۔۔۔۔

غصّے سے گردن موڑ کر اس نے کھڑکی کی طرف دیکھا تھا جہاں بھیانک سے چہرے کی عورت کھڑکی سے چپکی ہانا کو دیکھ رہی تھی اپنے نوکیلے ناخنوں سے دستک جاری تھی یوں جیسے وہ اسے جگانا چاہتی ہو۔۔

اس سے قبل ہانا کی نیند ٹوٹتی بختاور بجلی کی سی سیرت سے اس عورت کو بالوں سے کھینچتی وہاں سے غائب ہوئی تھی اسکے ساتھ ہی ہانا گھبرا کر اٹھی نظریں بے اختیار زمین کی جانب گئی۔۔

"اففف ہانا تم کسی دن خوف سے مر ہی جاؤ گی ڈرپوک۔۔۔۔ہانا خود کو ڈپٹتی ایک بار پھر زمینی بستر پر سوئی بختاور کو دیکھتی لیٹ کر آنکھوں کو موند گئی۔۔اسکے سوتے ہی دروازہ کھٹ سے بند ہوا۔۔

"خوفناک تیز آواز کہ ساتھ ہی زمین پر گرتے آگ بھڑک اٹھی۔۔۔دیکھتے ہی دیکھتے آگ کہ ساتھ وہ عورت غائب ہو چکی تھی۔۔

حازق نے ایک نظر بختاور کو دیکھا پھر نظر گھوما کر اپنے باپ "ضیغم" کو دیکھا جو "ضرغام" کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

غصّے سے لہو رنگ ہوتی نظروں کہ ساتھ لمبی بڑی سے کرسی پر بیٹھا وہ نفرت سے اسی جگہ کو دیکھ رہا تھا قبیلے کہ باقی جنات اپنے سردار پر نظریں جمائے ہاتھ باندھے کھڑے تھے جو وقت کہ ساتھ خطرناک اور سخت ہو گیا تھا۔۔۔آج بھی وہ ویسا ہی تھا پہلے کی طرح جوان۔۔

"ضرغام تم کہو تو ہانا کو میں اپنے ولا لے آتا ہوں۔۔۔۔۔ضیغم نے سکوت کو توڑا تھا جس نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا۔۔

"ٹھیک ہے جب تک وہ پورے پچیس سال کی نہیں ہو جاتی تب تک اسے تم اپنے ساتھ رکھو۔۔۔۔ضرغام اپنی بھاری آواز میں کہتا وہاں سے غائب ہوا تھا ہالا اپنے باپ کو

دیکھتی ٹھنڈی سانس لے کر رہ گئی۔۔۔

صبح اسکی آٹھ بجے ہوئی تھی انگڑائی لیتی ایک ہاتھ منہ پر رکھے جمائی روکتے اس نے ایک نظر زمین کی جانب دیکھا جہاں نہ بختاور تھی نہ ہی بستر کا کوئی نام و نشان کمرے میں ہیٹر چلنے کی وجہ سے ٹھنڈ کا احساس زائل تھا۔۔۔

رضائی ایک طرف کرتی اٹھ کر بیگ سے لانگ وائٹ اسکرٹ اور ریڈ ٹاپ نکال کر باتھروم میں گھس گئی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بختاور جو ہاتھ بندھے کھڑی حازق اور ضیغم کو باتیں کرتا سن رہی تھی چونک کر کچن کی طرف بڑھ گئی جبکہ ضیغم صوفے سے اٹھ کھڑے ہوئے۔۔

"مجھے اب چلنا چاہیے ہماری شہزادی کو ساتھ گھر لیتے آنا ہمم۔۔۔ ضیغم مسکرا کر نرمی سے کہتے وہاں سے نکل گئے۔۔۔

حازق مسکرایا پھر پلٹ کر کچن کی طرف بڑھا۔۔

"آنٹی بختاور میں باہر انتظار کر رہا ہوں ہانا کو خبر کر دیں کہ حازق آیا ہے۔۔۔حازق کہتا ہوا جانے لگا پھر یکدم رو کا۔۔۔بختاور اسی کی طرف متوجہ تھی۔

"آپ کو یاد ہے نہ آپ نے کیا کرنا ہے۔۔حازق نے دوبارہ پوچھا کہ بختاور نے جلدی سے سر ہلا دیا۔۔

حازق کہ جاتے ہی ہانا تیار ہوئی کچن میں داخل ہوئی۔۔پرفیوم کی دلفریب خوشبو ہر سو پھیل گئی۔۔

"صبح بخیر آنٹی۔۔ہانا کی مسکراتی ہوئی آواز پر وہ اسکی جانب پلٹی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"صبح بخیر۔۔۔ہانا بیٹی حازق صاحب آئے ہوئے ہیں۔۔بختاور اسے بتا کر پلٹ کر اپنے کام میں لگ گئی تھی۔۔

"کیا؟حازق کہاں ہیں؟ہانا کا دل جانے کیوں خوش ہوا تھا۔۔۔

"باہر جہاں کل آپ سب بیٹھے کافی،سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔۔۔

بختاور ابلتے پانی میں پتی ڈالتے ہوئے اسے بتا رہی تھی جو سنتے ہی خود کا جائزہ لیتی باہر کی سمت بھاگی تھی۔۔۔

ہانا کہ وہاں سے جاتے ہے کالا سایہ کاٹج سے نکل کر ہوا میں تحلیل ہوا تھا کہ حازق جو ہانا کو آتا دیکھ کر اسی میں کھویا ہوا تھا محسوس ہی نہ کر سکا نہ ہی کچن میں کھڑی بختاور کو اندازہ ہوا کہ ہانا نے اتنی تیزی خوشبو لگائی ہوئی تھی کہ اسکے حواسوں نے بدبو کو محسوس نہ کیا تھا۔۔۔

"کیسی ہو؟ حازق گہری نظروں سے اس دلکش بلا کو دیکھنے لگا جو ہوبہو ہالا کی طرح دیکھتی تھی لیکن ایک چیز تھی جو ان دونوں کو الگ بناتی تھی اور وہ تھا تل جو صرف ہانا کہ ہونٹ کہ پاس تھا۔ قد اسکا پانچ فٹ دو انچ تھا جبکہ حازق کا چھ فٹ تین انچ تھا۔۔

"ہمم۔۔اچھی ہوں آپ کیسے ہیں؟ کوٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالتی وہ اس سے شرما رہی تھی حازق اسکی آنکھوں میں دیکھ سکتا تھا۔۔

"وہ تو تم ہو مس ہانا۔۔۔حازق نے اسکی جانب جھک کر اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہتے اسکے گلابی لبوں تک کا سفر کیا تھا۔۔

ہانا اسکی نگاہیں محسوس کرتی نچلا لب کچلنے لگی جب حازق کہ ایک قدم اور نزدیک آنے

پر اسکی دھڑکن تیز ہونے لگی۔۔

"انہیں کیوں تکلیف دے رہی ہو ہانا۔۔۔۔حازق نے انگوٹھے سے اسکے لبوں کو چھوا جب لکڑی کا چھوٹا دروازہ چڑ سے کھولا۔۔۔

ہانا بری طرف سٹپٹا کر اس سے پیچھے ہٹی سانس تیز ہو گئیں حازق اسکی حالت سے محظوظ ہوتا پلٹا جہاں ہالا معنی خیز نظروں سے اسے دیکھتی ہانا کہ پاس جا کر اس سے گلے ملی۔۔

"خوشی ہوئی تمہیں دیکھ کر۔۔۔ہانا بروقت سنبھل کر حازق سے نظریں چرا کر ہالا سے بولی جسکی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی۔

"اور مجھے بھی چلو میں تمہیں اپنے گھر لے جانے آئی ہوں میرے ڈیڈ تم سے مل کر بہت خوش ہوں گے۔۔

"ہاں بالکل انھیں انکی دوسری بیٹی جو مل جائے گی۔۔۔حازق محظوظ ہوتے ہوئے بولا تو دونوں جیسے چونک گئی۔

"ہاہاہا۔۔۔ہاں مطلب واقعی ہم دونوں نے ایک دوسرے کا روپ جو چرا لیا

ہے۔۔۔ہالا نے یکدم ہنس کر بات کو سمبھالا تھا جب بختاور لکڑی کی خوبصورت ٹرالی چلاتی ہوئی وہاں آئی تھی جس پر ناشتے کا سامنے سجا ہوا تھا۔۔

"بہت شکریہ آنٹی۔۔۔آپ دونوں بھی آجائیں۔۔۔۔ہالا بختاور سے کہتی ٹرالی کہ نزدیک جاتی ان دونوں کو بھی دعوت دے چکی تھی۔۔۔

"ہم ناشتہ کر کہ آرہے ہیں۔۔۔تم آرام سے اپنا ناشتہ کرو۔۔۔۔حازق مسکرا کر اسے جواب دیتا گہری نظروں سے دوبارہ اسکے لبوں کو دیکھنے لگا ہانا یکدم جیسے جھینپ گئی تھی۔۔۔

"پھر بھی اکیلے کھانا اچھا نہیں لگتا آپ ایک کپ چائے پی لیں آنٹی بہت اچھی چائے بناتی ہیں میں تو بچپن سے انکے ہاتھ کی بنی چائے کی فین ہوں۔۔۔ہانا نظریں چرا کر دونوں سے کہتی چائے بنانے لگی...

.........۔

گاڑی ڈھلان سے ہوتی ہوئی گھنے جنگل عبور کر رہی تھی بر فباری بھی شروع ہو چکی تھی ایسے میں تینوں گاڑی میں بیٹھے "ضرغام ولا" کی جانب گامزن تھے۔۔ہانا کھڑکی سے باہر

دیکھتی کافی خوش نظر آرہی تھی۔۔۔

حازق اور ہالا دونوں مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہے تھے۔۔۔

دس منٹ بعد انکی گاڑی ولا میں داخل ہو رہی تھی ضرغام جو ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھا جوس پی رہا تھا گہری مسکراہٹ سے گلاس واپس رکھتے گردن گھمائی سامنے ہی لکڑی کہ بھاری دروازے سے تینوں اندر آرہے تھے۔۔

ہانا حیرت و خوشی کہ ملے جلے تاثرات میں ارد گرد کا جائزہ لے رہی تھی جب یکدم رکی سامنے ہی دراز قد گریس فل شخص کھڑا کمر کہ پیچھے ہاتھ باندھے مسکرا رہا تھا ہانا نے اپنی زندگی میں دوسرا ایسا مرد دیکھا تھا جو اتنا حسین تھا کہ وہ اسے دیکھتی چلی گئی۔۔

ہالا اسے یک ٹک ضرغام کو دیکھتے پا کر مسکرا کر اسکے بازو میں ہاتھ ڈالتی ضرغام کہ عین سامنے رکی جبکہ ہانا اسے قریب دیکھ کر اور حیران ہوئی تھی۔۔۔ ہوش میں تو تب آئی جب ہالا نے "ڈیڈ" کہتے ضرغام کہ سینے پر سر رکھا تھا ہانا سٹپٹا کر ہوش میں آتی دوبارہ ضرغام کو دیکھنے لگی جس نے اب اسے دیکھا تھا۔۔۔

ضرغام کی آنکھوں کی چمک کہیں گنا دگنی ہوئی تھی کہ ہانا کی اپنی آنکھیں چندھیا

گئیں۔۔

"ہانا یہ ہیں میرے ہینڈ سم اینڈ ڈیشنگ ڈیڈ۔۔۔۔۔ہالا نے مسکرا کر ضرغام کا تعارف کروایا تھا ہانا کو جیسے یقین نہ آیا تھا۔

"کیا سچ میں ؟ مم میرا مطلب لگتا ہی نہیں ہے۔۔۔۔۔ہانا حیرانگی میں گڑ بڑا گئی جبکہ تینوں اسکی بات سن کر مسکرائے تھے۔۔

"ہاہاہاہاں میں متفق ہوں ہر کوئی انہیں میرا بڑا بھائی سمجھا ہے۔۔۔ خیر ڈیڈ دیکھیں آپکی دوسری بیٹی۔۔۔ہالا بات کو مذاق کا رخ دے کر بولی کہ ہانا اسکے دوسری بیٹی کہے جانے پر مسکرائی تھی۔۔

ضرغام نے آگے بڑھ کر ہانا کے سر پر ہاتھ رکھا کہ یکدم ہانا کو جھٹکا لگا مانوس لمس نے جیسے اسے اندر تک سرشار کیا تھا۔۔

"آپ سے مل کر اچھا لگا انکل۔۔۔ہانا نے مسکراتے ہوئے کہا ضرغام زخمی سا مسکرایا کیسی بے بسی تھی اپنے وجود کہ حصّے کو وہ اپنے سینے سے نہیں لگا سکتا اتنے سالوں بعد بھی وہ اس سے دور اور انجان تھی اور اسکی ماں جو دونوں کو دنیا میں لانے کا سبب بنی تھی

آج کہیں نہیں تھی سرد آہ بھرتے اس نے ہانااور ہالا کو دیکھا جو اپنی ماں کا روپ چرائے اسکی نظروں کہ سامنے تھیں۔۔۔۔

"ہالا۔۔۔ضرغام کی آواز پر دونوں ساتھ گھومی تھیں۔۔۔۔ضرغام کی نظریں سرخ ہونے لگیں ماضی کی تکلیف دہ یادیوں نے ایک بار پھر ذہن کہ پردوں کی جھالر سے جھانکا تھا۔۔۔

"ماضی۔۔۔۔۔۔

دونوں اپنے گھر کہ لان میں جھولے پر بیٹھے موسم سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔۔۔ضرغام نے نظر گھوما کر زارا کو دیکھا جو دن بادن کمزور ہو رہی تھی۔۔۔

"زارا پھر سوچ لو،اپنا فیصلہ بدل۔۔۔۔۔ضرغام اسکے زرد ہوتے چہرے کو دیکھتے ہوئے فکر مند ہوا تھا جسکا چہرہ پیلا زرد ہونے کہ باوجود آنکھوں میں چمک ستاروں کی مانند تھی۔۔۔اس سے قبل ضرغام اپنی بات مکمل کرتا زارا نے اسکے لبوں پر ہاتھ رکھ

دیا۔۔

"میں نے کتنی بار کہا ہے میں اپنا فیصلہ نہیں بدلوں گی کیا آپ نہیں واقف کہ میرے اندر دو زندگیاں سانس لے رہی ہیں میں اتنی ظالم نہیں ہوں کہ انکی سانسیں چھین لوں۔۔۔زارا اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی جب کسی کی آمد پر ضرغام نے بیرونی دروازے کی سمت دیکھا جہاں عاریہ (ضرغام کی بہن) حازق کہ ساتھ مسکراتی ہوئی آرہی تھی۔۔

آج چُھٹی کا دن تھا زارا کبھی کبھی حیران ہوتی تھی وہ چھوٹا جن زادہ اپنی بات سے ایک بار بھی پیچھے نہیں ہٹا تھا آج بھی وہ اس سے ملنے آیا تھا۔۔۔

"السلام علیکم۔۔۔بھابھی کیسی ہیں آپ؟ عاریہ ملتے ہوئے اس سے کہتی متفکر سی ضرغام کو دیکھنے لگی جو اسکی فکر بھانپ گیا تھا۔۔

"میں کیا کر سکتا ہوں سمجھا چکا ہوں لیکن یہ بضد ہے۔۔۔ضرغام کندھے اچکا کر کہتا حازق کی جانب متوجہ ہوا تھا جو اپنی نیلی بڑی بڑی آنکھوں میں چمک لئے زارا کہ چہرے کو دیکھ رہا تھا۔۔

"اوئے چھوٹے جن زادے میری بیگم کو گھورنا بند کرو یہ میری ہے۔۔۔

"ٹھیک ہے پھر ہمیں بھی چاچی جیسی لڑکی چاہیے۔۔۔حازق نے ضرغام کی بات پر سنجیدگی سے کہا عاریہ نے چونک کر حازق کو دیکھا تھا شرارتی ہونے کہ ساتھ وہ اپنی چیز کہ لئے بلا کا ضدی تھا یہی وجہ تھی کہ عاریہ کہ ساتھ ضرغام بھی چونکا تھا۔

زارا نے ہنستے ہوئے اسکے بال بکھرے۔۔ جسے جھٹ اس نے سہی کیے کوئی اور ہوتا تو ابھی تک زمین بوس ہوتا لیکن سامنے زارا تھی۔۔۔۔

"ہاہاہا۔۔۔سن رہے ہیں اس ننھے جن زادے کی فرمائش۔۔۔زارا نے ہنستے ہوئے ضرغام کو دیکھا جو مسکراتے ہوئے اسکے سامنے گھٹنوں کہ بل بیٹھا تھا۔

"ہمم۔۔۔ایسی تو صرف ایک ہی ہے جو میرے پاس ہے اب کیا کریں۔۔۔ضرغام نے مسکراہٹ دباتے ہوئے اسے دیکھا جس کی آنکھیں چمکی تھیں۔۔

"تو پھر ٹھیک ہے میں آپکی بیٹی کا انتظار کروں گا۔۔حازق نے کہتے ساتھ زارا کہ پیٹ پر ہاتھ رکھا۔۔زارا کو حیرت ہوئی جبکہ عاریہ اور ضرغام ہنس دیے۔۔

"حیران مت ہو زارا تمھارے سامنے انسان کا بچہ نہیں ہے۔۔۔ضرغام شرارت سے

کہتا حازق کی جانب متوجہ ہوا جو سنجیدگی سے ضرغام کو دیکھ رہا تھا۔۔

"تو پھر چاچو کیا کہتے ہیں؟ حازق نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا جس نے زارا کو دیکھا تھا۔۔۔زارا کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی۔۔۔

آج کا دن زارا اور ضرغام کہ لئے بہت خاص تھا۔۔۔دونوں کی شادی کو آج تین سال ہو گئے تھے ضرغام اسی خوشی میں تیاری میں مصروف تھا جب زارا نے اسے ولا چلنے کی بات کہی تھی وہ جانتا تھا عاریہ نے زارا کہا ہو گا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تین سال میں کہیں بار وہ اپنی ماں سے ملنے اکیلے جاتا رہا تھا اور اسی دوران شیطانی جنوں کہ سردار کو اپنے ولا میں دیکھ کر اپنی ماں سے لڑ کر واپس آ گیا تھا اسکی ماں انکے قبیلے کہ سردار پر فریفتہ ہو گئی تھی یہ بات اسے بہت دیر میں پتہ چلی تھی جب اسکی ماں نے اپنی ساری حدودیں پار کر لی تھیں۔۔۔

زارا نے آج پہلی بار اس سے کچھ مانگا تھا اور وہ اسے انکار نہیں کر سکا۔۔۔کاش اسے معلوم ہوتا کہ آج کہ بعد اسکی دنیا اجڑنے والی تھی تو وہ کبھی اسکی خواہش پوری نہیں

کرتا۔۔۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

"ضرغام بیٹا کیسے ہو میری جان۔۔۔۔عالیہ بیگم اپنی ساڑی سمبھالتے ہوئے تفاخر سے چلتی ہوئیں اسکے نزدیک آتے گلے لگیں جب نظر زارا کہ چہرے سے اسکے وجود پر گئی تو تلخ مسکراہٹ نے انکے لبوں کو چھوا۔۔آنکھیں کسی احساس سے چمکیں تھیں عالیہ بیگم نے ضرغام کو دیکھا جو انکی نظروں کا مفہوم سمجھتے نظریں چرا گیا۔۔

"زارا ادھر آؤ مجھ سے نہیں ملو گی۔۔۔عالیہ بیگم کی آواز پر وہ جو ولا کی سجاوٹ اور مہمانوں سے بھرا حال دیکھ رہی تھی چونک کر ان سے ملی جب ایک آدمی انکی طرف آیا ضرغام کہ چہرے پر ناگواری پھیلی۔۔

"۔۔۔عالیہ بیگم نے پلٹ کر زیویر کو دیکھا جس نے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے گال کو چوما زارا اور ضرغام نے نظریں چرائیں جبکہ وہ اسکے گالوں سے ہوتا لبوں کو بھی چھو کر پیچھے ہوا تھا۔۔

"ہہ ہنہ۔!بچے کھڑے ہیں۔۔۔عالیہ بیگم نے نزکت سے اسے کہا ضرغام کا خون

کھول اٹھا تھا آخر اسکی ماں کیسے ایسے بے غیرت شخص کہ ساتھ تھی۔۔

"کیا کروں تمہیں دیکھتے ہی خود پر قابو نہیں کر پاتا پھر آج تو دگنی خوشی ہے تمھارے بیٹے کی شادی کی سالگرہ جسے وہ یہاں منانے آیا ہے وہ بھی اپنی بیوی اور بچے کہ ساتھ۔۔۔زیویر کی بات سنتے ہی زارا نے سامنے کھڑے شخص کو دیکھا جبکہ یکدم ضرغام کو اسکے لہجے سے بہت کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا تھا لیکن شاید بہت دیر ہو چکی تھی زارا جو اس آدمی کو دیکھ رہی تھی یکدم چیخ مارتے دونوں ہاتھ سے پیٹ کو تھامے زمین پر گری تھی۔۔۔ضرغام تیزی سے اسکی طرف بڑھا عالیہ بیگم بھی حیران تھیں۔۔

"زارا۔۔۔زارا۔۔۔۔کچھ نہیں ہوگا تمہیں۔۔۔کیا کیا ہے تم نے۔۔۔۔ضرغام غصّے سے اسکی طرف دیکھ کر دھاڑا تھا اپنے سردار کو اتنے غصّے میں دیکھ کر سب کو سانپ سونگ گیا تھا۔۔

"یہ کیا کہہ رہے ہو ضرغام ہو سکتا ہے ڈیلیوری کا وقت آ پہنچا ہو۔۔۔۔۔عالیہ بیگم کو جیسے آگ لگی تھی جبکہ زیویر مسکرایا۔۔۔

ضرغام نے دھاڑتے ہوئے اس پر حملہ کیا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حازق جو اپنے والدین کہ ساتھ اندر آرہا تھا زارا کو تڑپتا دیکھ کر اسکی طرف بھاگا تھا۔۔

"چاچی۔۔۔۔۔حازق بھاگ کر اسکے قریب بیٹھا تھا۔۔عاریہ بھی آگے بڑھی تھی ضیغم نے آگے بڑھ کر زارا کو اٹھایا تھا۔۔۔ضرغام قہر بنا اسکے آدمیوں پر ٹوٹ پڑا تھا جب زیویر نے عالیہ بیگم کی گردن شکنجے میں لی عالیہ بیگم ساکت رہ گئیں۔۔

"زیویر یہ تم کیا کر رہے ہو۔۔عالیہ بیگم نے ہمت کرتے اس سے پوچھا جو کچھ منٹ پہلے محبت نچھاور کر رہا تھا۔۔

"ہاہاہا۔۔۔وہی جس کا مجھے انتظار تھا میری جان۔۔۔یہ محل اور یہاں کہ لوگ سب میرے غلام ہوں گے کب سے انتظار تھا مجھے اس قبیلے کہ سردار کا جو ایک انسان کی محبت میں سب بھلا کر اسکی دنیا میں رہ رہا تھا لیکن آج وہی محبت تمہیں یہاں لانے کا سبب بن گئی۔۔ہاہاہاہا۔۔۔۔۔۔زیویر اپنے مکروہ قہقہے لگاتا دونوں ماں بیٹے پر انکشاف کر رہا تھا۔۔

"ایسا کبھی نہیں ہوگا زیویر یہ میری ریاست ہے اور یہاں کہ لوگ بھی میرے ہیں۔۔۔۔۔ضرغام نے غصّے سے کہا جب طیش میں آکر زیویر نے عالیہ بیگم کی گردن کو توڑ کر دور اچھالا تھا لمحوں کا کھیل تھا ہر طرف چیخ و پکار شروع ہو چکا تھا ضرغام کا دل

جیسے خون کہ آنسوں رونے لگا آگے بڑھ کر پھر گتھم گتھا ہوئے تھے جب عاریہ وہاں آئی اپنی ماں کہ مردہ وجود کو دیکھتی وہ جو ضرغام کو جڑواں بیٹیوں کا بتانے آئی تھی وہیں زمین پر بیٹھتی رونے لگی ہر طرف بھگ دوڑ مچ چکی تھی اپنی جان کو بچاتے سب کو وہاں سے ضرغام کہ اشارے پر نکالا جا رہا تھا۔۔

"دور ہو جاؤ ہمارے بھائی سے۔۔۔عاریہ غصّے سے چنگھڑتی زیویر کی گدی پر حملہ کر چکی تھی لیکن وہ اس سے طاقتور تھا عاریہ کو مار کر ضرغام کی طرف اچھالا تھا عاریہ ضرغام پر گری ضرغام پوری قوت سے اسکے گرد حصار باندھتا آواز سے رونے لگا اسکی لاڈلی بہن لمحہ بالمحہ موت کہ منہ میں جا رہی تھی جب کان کہ نزدیک عاریہ کی آخری سرگوشی سنی۔

"ضرغام بھائی جان آپکی جڑواں بیٹیاں۔۔۔

سرگوشی تھی یا طاقت ضرغام نے نرمی سے عاریہ کو زمین پر لیٹایا تھا وہ جو اسکی حالت پر محظوظ ہو رہا تھا ضرغام کہ حملے پر دور جا کر گرا تھا۔۔دونوں اپنے روپ میں آتے کہیں فٹ لمبے ہوئے تھے اس وقت اگر کوئی انسان دیکھ لیتا تو یقیناً اگلا سانس نہیں لے پاتا

کچھ لمحوں میں سب کو انکے انجام تک پہنچاتا وہ زارا اور اپنی بیٹیوں کہ پاس پہنچا تھا لیکن شاید بہت دیر ہو چکی تھی۔۔

"ضرغام اس خبیث نے پیٹ پر وار کیا تھا زارا کو نہیں بچا سکے لیکن یہ خوش قسمتی تھی کہ بچیاں محفوظ ہیں لیکن تمہاری بیٹیاں آدھی انسان اور آدھی جن ہیں تب تک جب تک وہ اپنی اصلیت سے ناواقف ہیں، لیکن میرے یار تمہاری بیٹی بہت زیادہ کمزور ہے میری مانوں تو اسے پچیس سال تک انسانوں کہ بیچ پلنا چاہیے اگر اسے بچانا چاہتے ہو تو یہ سب کرنا پڑے گا۔۔۔ضیغم کیا کہہ رہا تھا اسے کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا اسکی زندگی اسکی زارا نہیں رہی تھی۔۔۔ضیغم اپنی بات مکمل کرتا آگے بڑھ کر اسکے گلے لگا جس کی آنکھوں سے خون بہنے لگا تھا۔۔۔

دوسری رات گزر چکی تھی زارا کی تدفین ہو چکی تھی ولا میں آج خوفناک خاموشی پھیلی ہوئی تھی۔۔۔۔ضرغام کمرے میں اپنی دونوں بیٹیوں کو دیکھ رہا تھا جب ضیغم حازق کہ ساتھ وہاں آیا۔۔

حازق نے آتے ہی کمزور سی بچی کو اٹھایا۔۔

"چاچو یہ میری ہے۔۔۔حازق کی آواز پر ضرغام نے لہو رنگ ہوتی نظریں اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔

"ضرغام ایویر کا بھائی پاگلوں کی طرح تمھارے پیچھے پڑا ہے۔۔ایسے میں یوں اس طرح اکیلے بچیوں کہ ساتھ رہنا ٹھیک نہیں ہے انھیں لگتا ہے ایک بچی مر گئی ہے۔۔۔ ضیغم کی بات پر ضرغام نے اسے دیکھا۔

"یہ بات ہمارے لئے فائدہ مند ہے میں نے ایک فیملی دیکھ لی ہے۔۔۔تم اسے لے کر کچھ عرصہ دوسرے ملک چلے جاؤ یہاں یہ محفوظ رہے گی۔۔ ضیغم کی پوری بات سن کر ضرغام نے حازق کی گود سے اپنی بچی کو لے کر اسکی ننھی پیشانی چومی۔۔۔ایک بار پھر آنسوؤں کا سیلاب بہہ نکلا۔۔

"میری ہانا۔۔۔۔۔ضرغام اسے ضیغم کی طرف بڑھاتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

ڈیڈ۔۔۔۔۔ہالا کی آواز پر جیسے وہ نیند سے جاگا تھا۔۔۔

نظروں کہ سامنے دھند کو جھپک کر کھولا تو منظر واضح ہوا تھا۔۔

ہالا پاس کھڑی انھیں دیکھ رہی تھی جبکہ ہانا کی نظروں میں باپ کی محرومی محسوس کرتے ضرغام بے اختیار آگے بڑھتا ہانا کو خود سے لگا کر زور سے آنکھوں کو میچ گیا تھا۔۔ جبکہ ہانا سن ہو گئی تھی۔۔

۔"ڈیڈ میں ہانا کو ولاد کھاتی ہوں۔۔۔ہالا کی آواز پر جیسے وہ نیند سے جاگا تھا تڑپ کر فاصلے پر کھڑی ہانا کو دیکھا جو ہنوز مدھم مسکراہٹ سے ان دونوں کو ہی دیکھ رہی تھی۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ تم لوگ انجوائے کرو مجھے ذرا ضروری کام سے جانا ہے۔۔۔ ضرغام سر جھٹک کر ہالا سے کہہ کر وہاں سے چلا گیا تھا۔۔اس کہ جاتے ہی ہانا خالی جگہ کو دیکھنے لگی بالکل اپنی زندگی کی طرح وہ بھی تو دنیا میں اکیلی رہ گئی ہے۔۔۔

"ہالا کہ ساتھ گھوم پھر کر ولا دیکھتی وہ ساتھ تبصرہ بھی کرتی جارہی تھی۔۔۔ حازق خاموشی سے انکے ساتھ چل رہا تھا جب ہانا کا دل زور سے دھڑکا۔۔۔

نظر گھما کر اسے دیکھا جو بالکل انجان بنا اسکے ہاتھ کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں الجھائے کھیل رہا تھا یکدم ہالا سیڑیوں کے قریب آرکی۔۔۔

"کیاہوا رو ک کیوں گئی؟

"میں دو منٹ میں آتی ہوں حازق بھائی یہاں میرا کمرہ ہے۔۔۔۔ہالا حازق کو شرارت سے دیکھتی وہاں سے آگے بڑھ گئی حازق اسکی چالا کی پر مسکرایاہاناجو ابھی تک اس سے نظریں چراتے کھڑی تھی حازق کہ یکدم نزدیک آنے پر گھبرا کر ایک قدم پیچھے ہوئی۔۔حازق اسکی حرکت پر مسکرایا۔۔

"چلو تمہیں دوسری منزل دکھاتاہوں۔۔۔

حازق اسے کہتا آگے بڑھنے لگا جس نے اپنی رکی سانس بحال کرتے اسکے پیچھے قدم بڑھائے تھے۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہر سو خاموشی کا راج تھا نیچے کی نسبت یہ جگہ نیم اندھیرے میں گھری تھی۔۔۔

ہاناجو اندر ہی اندر خوفزدہ ہورہی تھی بار بار حازق کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

جب دونوں طویل راہداری سے گزرتے لکڑی کہ دروازے کہ سامنے آکر رکے۔۔۔۔

"یہ کس کا کمرہ ہے۔۔۔ہانا جوارد گرد کا جائزہ لیتی اچانک رک کر پوچھتے جیسے ہی اس نے گردن گھما کر دیکھا اسکا سانس اٹک گیا تیزی سے گھوم کر چاروں طرف دیکھا لیکن لمبی راہداری جو اندھیرے میں ڈوبی تھی وہاں اسکے علاوہ کوئی بھی موجود نہیں تھا۔۔۔

ہانا کا خوف سے حلق خشک ہونے لگا تھا۔۔۔آواز تھی کہ اندر ہی دب کر رہ گئی تھی۔۔۔۔

ہمت کرتے اسنے چیخنا چاہا جب کسی کمرے کے کھولنے کی آواز نے اسکے چھکے چھڑا دیے۔۔

تیزی سے کمرے کہ دروازے سے پشت لگا کر دہشت سے اندھیرے میں دیکھتی وہ کانپنے لگی اس سے قبل وہ بیہوش ہوتی ہالا اور حازق تیزی سے اسکی جانب آتے دیکھے۔۔

"ہانا تم یہاں کیا کر رہی ہو؟ ہالا کی بات پر ہانا نے بے یقینی سے اسے دیکھا دونوں کہ تاثرات سے لگ رہا تھا وہ اسکے ساتھ نہیں تھے۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۔ ۔

"یہ لو پانی پیو۔۔۔۔۔ہالا نے پانی کا گلاس اسکے سامنے کیا۔۔ہانا نے ایک نظر ان دونوں کو دیکھا پھر نظر ضرغام پر ڈالی جو غور سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"تم اوپر کس کہ ساتھ گئی تھی؟ضرغام کی آواز پر بے اختیار اس نے حازق اور ہالا کو دیکھا تھا۔۔ضرغام نے اسکے نظروں کہ تعاقب میں انھیں دیکھا وہ تو ہانا کو کمرے میں بھیج کر اسکے ساتھ گئے تھے۔۔

پھر کون تھا جو اسکے ولا میں اجازت کہ بنا گھس آیا تھا وہ بھی انکا روپ لے کر۔۔۔۔

"ہاہاہا۔۔۔مطلب ہم نے تمہیں ڈرا دیا ہانا۔۔ہالا یکدم ہنستے ہوئے اسکے ساتھ بیٹھی تھی جس نے ناسمجھی سے اسے دیکھا لیکن اگلے ہی پل اسکی بات سمجھ کر شدید خفگی لئے اس نے چہرہ پھیرا۔۔

"ہاہاہا۔۔۔ہم معذرت چاہتے ہیں ہم تو بس تمھارے ساتھ مذاق کر رہے تھے۔۔۔حازق بھی اسکی بات سمجھتے ہوئے بولا تھا جو دونوں سے ہی ناراض لگ رہی تھی۔۔۔ضرغام اسے بغور دیکھتا اٹھ کر اسکے پاس آیا تھا جو ابھی تک ڈری ہوئی تھی۔۔

"ہانا بیٹی گھبراؤ مت یہ صرف مذاق کر رہے تھے۔۔۔۔ضرغام نے اسکے سر پر ہاتھ

پھیرتے ہوئے کہا تھا جس سے یکدم ہی وہ سارا ڈر و خوف زائل ہو چکا تھا۔۔۔

ہانا جیسے ہی گاڑی سے اتر کر جانے لگی حازق کہ پکارنے پر رک کر اسکی جانب متوجہ ہوئی جو اسی کو دیکھتا گاڑی سے اتر کر اسکے نزدیک آکر روکا تھا۔۔

رات گہری ہوتی جا رہی تھی ایسے میں سفید برف اور بھی دلکش لگ رہی تھی ٹھنڈ سے اسکے رخسار سرخ ہو رہے تھے۔۔

حازق بغور اسے دیکھ رہا تھا جس کہ گلابی لب ہلکے ہلکے کپکپا رہے تھے حازق کا دل چاہا وہ آگے بڑھ کر اسے اپنے حصار میں بھر لے لیکن ابھی وہ کچھ بھی کرنے کا حق نہیں جتا سکتا تھا جبھی آہ بھرتا ایک قدم پیچھے لیا تھا۔۔

"کیا ہم پھر ملیں گے ؟

"آں ہاں ! کیوں نہیں لیکن اگر اب ڈرایا تو پھر کبھی بات نہیں کروں گی۔۔۔حازق کی بات پر ہانا نے پر سوچ انداز میں کہتے دھمکی دیتے ساتھ کندھے اُچکائے حازق مسکرا کر سر کو اثباب میں ہلانے لگا۔۔

"ٹھیک ہے لیکن ایک بات کہوں؟ حازق کہتے ساتھ اسکے کان کہ نزدیک جھکا۔۔۔

ہانا کی نظریں اسکی اتنی نزدیکی پر جھک گئ تھیں۔

"کیا؟ ہانا نے پھنسی آواز میں بمشکل اپنی بے ترتیب ہوتی سانسوں کو سمبھالتے دھیرے سے پوچھا۔۔۔

"اتنا ڈرنا ٹھیک نہیں ہے ایسے تو ہمارے ساتھ رہنا تمہاری سانسیں بند کر دے گا جیسے ابھی میرے قریب آنے سے تمھارے دل کی دھڑکن میں با آسانی سن رہا ہوں۔۔۔۔ حازق سرگوشی میں کہتا یکدم رو کا تھا نظر اٹھا کر ہانا سے دور درختوں کہ جھنڈ میں چمکتی شیطانی آنکھوں کو دیکھ کر اسکی آنکھیں سرخ ہوئی تھیں۔۔۔ وہ لوگ اسی کا شکار کرنے بیٹھے تھے۔۔۔ اسے آج کسی طرح یہاں سے لے جانا ہوگا۔۔۔۔ اسکے وجود سے اٹھتی انسان کی خوشبو وہ بھی جنوں کہ قبیلے میں انھیں شدید طیش دلا رہا تھا کاش وہ بھی اپنی بہن کی طرح مضبوط اور پوری جن زادی ہوتی تو آج یہ سب نہ ہو رہا ہوتا۔۔۔

by amraha) sheikh) 2(Haunted villa Season

کہانی فرضی ہے اسکا حقیقت سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔۔۔)

"میں اتنی ڈرپوک نہیں ہوں۔۔۔۔ہانا نے منہ بناتے ہوئے اسے دیکھ کر کہا۔۔

"ہمم۔۔۔لیکن تم ہو۔۔۔۔حازق جان کر بات کو طویل کر رہا تھا لیکن کب تک یہی سوچ کر اس نے گہری سانس بھری۔۔۔

"خیر اب ہمیں چلنا چاہیے۔۔پھر ملاقات ہوتی ہے انشاءاللہ۔۔۔اللہ حافظ۔۔۔

"ہمم۔۔۔ٹھیک ہے۔۔۔اللہ حافظ۔۔ہانا اسے جواب دیتی جانے کہ لئے پلٹ گئی جب تک وہ اندر نہیں گئی وہ ہنوز کھڑا گھنے درختوں کی جانب دیکھتا رہا جہاں آنکھوں کی چمک بڑھتی جارہی تھی۔

ہانا کہ اندر جاتے ہی وہ بھی گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

بمشکل پندرہ منٹ ہی گزرتے تھے جب حازق گاڑی سے اتر کر دروازے کی سمت بڑھا تھا۔۔

ہانا جو سونے کہ لئے لیٹ چکی تھی چست لیٹی چھت کو گھورتی اپنے بالوں کی لٹ

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

انگلیوں میں گھماتی ایک پیر کو جھلاتی حازق کہ بارے میں سوچتی مسکرا رہی تھی بختاور جو آج پھر وہیں سونے آئی تھی ہانا کو معنی خیز مسکراہٹ سے تک رہی تو۔۔۔

"آنٹی آپ سے ایک بات پوچھوں؟

"ہاں پوچھوناں۔۔۔بختاور چونک کر اسکی طرف متوجہ ہوئی جو تیزی سے اٹھ بیٹھی تھی اپنی ہی کیفیت وہ سمجھنے سے قاصر تھی حازق سے ملے تین ہی دن تو ہوئے تھے پھر ایسا کیا سحر پھونکا تھا اس نے کہ اسکے نظروں سے اوجھل ہوتے ہی دل اسے دیکھنے کو مچل رہا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"آپ تو حازق کہ گھر کام کرتی آ رہی ہیں ناں کیسے ہیں وہ میرا مطلب کیا انکی کوئی گرل فرینڈ ہے یا وہ کسی میں دلچسپی رکھتے ہیں۔۔۔ہانا بستر سے اتر کر اسکے ساتھ آ کر بیٹھتے ہوئے پوچھنے لگی تھی جس کی مسکرا گہری ہوئی تھی۔۔۔

"ہمم ایسا تو کچھ بھی نہیں ہے ہاں پر حازق صاحب آج کل ایک پری میں خاصی دلچسپی لے رہے ہیں۔۔۔بختاور کی ذومعنی بات پر اسکا دل زور سے دھڑکا لیکن اگلے ہی پل اسے اپنا عکس مقابل نظر آنے لگا۔۔ہالا۔۔۔۔

نہیں وہ تو بھائی کہتی ہے۔۔۔اپنی ہی سوچ کی خود ہی نفی کرتے اس نے اپنے لب کچلے تھے یکدم گھنٹی کی آواز پر دونوں چونکی تھیں۔۔

"میں دیکھتی ہوں۔۔۔بختاور مسکرا کر اٹھنے لگی جب ہانانے اسے روک دیا۔

"آپ بیٹھیں میں دیکھتی ہوں۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ہانا انکے مانتے ہی اٹھ کر کمرے سے نکل گئی پیچھے بختاور اٹھ کر کھڑکی کہ پاس کھڑی باہر اندھیرے میں نفرت سے گھورنے لگی جہاں مقابل کی نگاہوں میں آگ کہ شعلے بھڑک رہے تھے۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"آپ۔۔۔ہانانے جیسے ہی دروازہ کھولا حازق کو دیکھ کر کرانجانی سے خوشی نے اسکا دل دھڑکا دیا۔۔۔

حازق اسکی آنکھوں میں اپنا عکس دیکھ کر مسکرا کر آگے بڑھتا ایک بال کی مسافت پر روکا تھا ہانا کی دھڑکن رکی تھی۔

"ہمیں لگتا ہے طوفان آنے والا ہے۔۔۔کیا ہم آج یہیں رہ سکتے ہیں۔۔۔حازق

سر گوشی میں کہتا اسکے لبوں کو دیکھنے لگا۔۔ہانا اسے دیکھتی رہی کیا وہ اسے چھونا چاہتا تھا۔۔

"ہم اپنی حدود جانتے ہیں۔۔۔حازق مدھم سا کہتا خود پر قابو پاتا پیچھے ہٹا تھا۔۔۔

"مم میں نے ایسا کچھ نہیں کہا۔۔۔جانے کیوں اسے اسکا دور جانا اچھا نہیں لگا تھا لیکن اسکی بات پر وہ شرمندہ ہوئی تھی۔۔

"ہم نے کب کہا کہ تم نے کچھ کہا ہم تو بس تمہاری سوچ کہ خیال سے کہہ رہے تھے۔۔۔حازق کہتے ہوئے دوبارہ اسکی جانب جھکا تھا۔

"ہمیں کمرہ دکھا دو۔۔۔۔حازق کہتے ہوئے آنکھوں کو موند کر لمبی سانس کھینچتا اسکی خوشبو خود میں اتارتا ساتھ سے اندر بڑھا تھا اتنے میں بختاور بھی وہیں آگئی تھی۔۔۔

ہر سو ہولناک خاموشی تھی کمرے میں اندھیرا تھا گھڑی کی ٹک ٹک خاموش میں ارتعاش پیدا کر رہی تھی

یکدم ہی کھڑکی کہ سامنے سے بھاری پردہ آہستہ آہستہ سے کھسکتا جا رہا تھا۔۔۔

بختاور جو وہاں موجود ہو کر بھی وہاں نہیں تھی کہ باہر وہ پہرا دے رہی تھی۔۔

ہانا گہری نیند میں تھی جب "ٹک" کی آواز کہ ساتھ پوری کھڑکی کھولتے ہی کمرے میں کالا دھواں بکھرنے لگا تھا۔۔ تیز عجیب سی بدبو سے وہ جو گہری نیند میں تھی بیدار ہونے لگی اس سے قبل وہ پوری طرح سے بیدار ہوتی کسی نے تیزی سے آتے ہی اس شیطان پر حملہ کیا تھا۔۔

خوفناک چیخوں پر ہانا کی نیند کھولی تھی۔۔۔

آنکھ کھلتے ہی وہ بری طرح بوکھلائی تھی حازق اس پر حاوی بغور اسے دیکھ رہا تھا اسے جاگتے دیکھ کر حازق اسکے ہاتھوں کو گرفت میں لیتا اسکے چہرے پے جھکا خود کو سیراب کرتا رہا جبکہ ہانا کی آنکھوں خود با خود بند ہوتی چلی گئی تھیں کیا تھا وہ کیا جادو کر رہا تھا اس پر۔۔۔۔

"ہانا۔۔۔۔۔۔

"ہانا۔۔۔۔۔

"ہانا۔۔۔۔اٹھو۔۔۔بختاور کی آواز پر وہ جھٹکے سے اٹھ بیٹھی تھی تیز ہوتی سانسوں کو ہموار کرتی بے ساختہ اس نے اپنی انگلیوں کہ پوروں سے لبوں کو چھوا تھا۔

"ہانا بیٹی کیا بات ہے؟ تم ٹھیک ہو؟ بختاور متفکر سی اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی جو اسکی آواز میں ہوش میں آتی خود کو سمبھالتی وقت دیکھنے لگی جہاں صبح کہ سات بج رہے تھے۔۔

"اففف یہ کیسا خواب تھا۔۔۔ہانا کا دل یکدم ہی اداس ہوا تھا۔۔۔کیا اسے حازق کا چھونا اچھا لگا تھا لیکن کیوں؟

"حازق صاحب چہل قدمی کہ لیے گئے ہیں تم تب تک فریش ہو جاؤ ہم ساتھ ناشتہ کرتے ہیں۔۔۔۔بختاور اسکی کیفیت سے انجان بنی کہتے ہوئے کمرے سے نکل گئی۔۔

"جبکہ ہانا گہری سانس لیتی آنکھوں کو میچ کر کھولتی اٹھ کر باتھروم کی جانب بڑھ گئی۔۔

دونوں باتیں کرتیں ناشتہ کر رہی تھیں جب حازق وہاں آیا تھا ہانا اسکی موجودگی میں نظر نہیں اٹھا پا رہی تھی خواب کی وجہ سے یا شاید وہ حقیقت تھی۔۔۔

"حازق صاحب جلدی واپسی ہو گئی۔۔

"ہاں امی جان کا فون آیا تھا ہمارے لئے پریشان ہو رہی تھیں اس لیے ہم بتانے اور شکریہ کرنے آ گئے۔۔ حازق بہت خوش لگ رہا تھا جبکہ بولتے وقت اسکی نظریں ہانا کہ چہرے کا طواف کر رہی تھیں۔۔

خوش کیوں ناں ہوتا آخر عرصے بعد اس نے اپنی "بیوی" کو محسوس کیا تھا۔۔۔اپنا پہلا حق وصول کیا تھا۔۔۔۔۔۔حازق کی بات پر ہانا نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا جس نے تیزی سے اس سے نظریں چرائی تھیں۔۔۔

------'--

ہانا کو مری آئے ایک ہفتہ ہو چکا تھا ایسے میں حازق اور ہالا سے اسکی اچھی دوستی ہو گئی تھی ہانا بہت خوش تھی ہالا اور حازق کہ ساتھ روز سیر سپاٹے کہ لئے نکل جاتی تھی اس دن کہ بعد سے کوئی ایسا خواب نہیں آیا تھا۔۔۔بختاور اور ضرغام کہ دو وفادار جن ہر وقت کالج کہ ارد گرد پہرے داری دے رہے تھے کہ شیطانی جن دور سے بلبلا کر پلٹ جاتے تھے کہ وہاں اللہ کہ کلام کو کثرت سے پڑھا جا رہا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

(مسلمان جن بھی اللہ کا ذکر کرتے ہیں)۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہانا ابھی گرم پانی سے نہا کر کمرے میں داخل ہوئی تھی آج ہالا کو شہر جانا تھا تبھی آج اسکا ارادہ گھر پر ہی گزارنے کا تھا۔۔۔۔

بنا ڈوپٹے کے پشت پر نم بال جن سے پانی کہ قطرے ٹپک رہے تھے گردن پر بھی گیلے بال چپک گئے تھے۔۔

ہانا نے ہاتھ بڑھا کر پرفیوم اٹھا کر لگانا شروع کیا تھا جب یکدم ہی اسے بدبدانے کی آواز آنے لگی۔۔

دوپہر کا وقت تھا بختاور بھی سودا لینے گئی تھی کہ پہرے دار تھے لیکن آج جیسے سب پوری تیاری سے آئے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہانا نے چونک کر کھڑکی کی جانب قدم بڑھائے تھے اس سے قبل آج شیطان اپنے مقصد میں کامیاب ہوتے ہانا کا موبائل رنگ ہونے لگا۔۔

ہانا نے چونک کر موبائل کو دیکھا تھا۔۔۔ تیزی سے آگے بڑھ کہ موبائل اٹھایا لیکن

اگلے ہی پل اسکا دل زوروں سے دھڑکا تھا۔۔آپ ہی آپ مسکراہٹ نے اسکے لبوں کو چھوا تھا۔۔۔

"السلام علیکم۔۔۔موبائل کان سے لگاتے ہی اس نے مسکرا کر سلام کیا۔

"وعلیکم السلام۔۔۔۔ہانادروازہ کھولو۔۔۔۔۔حازق کی بات پر بے اختیار اس نے شیشے میں اپنا عکس دیکھا تھا۔

"میں آتی ہوں۔۔۔ہانا کہتے ہی تیزی سے مفلر گلے کہ گرد ڈال کر دروازے کی سمت بڑھ گئی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

حازق صبح سے ضرغام ولا میں موجود تھا۔۔وہ جانتے تھے ہانا کو اپنا اصل معلوم ہونے میں تین مہینے باقی تھے لیکن زیویر کا بھائی اور اسکا بیٹا ضرغام اور اسکی بیٹیوں کہ پیچھے تھا چونکہ ہالا ایک طاقتور جن زادی تھی کہ اسکی ٹریننگ ضرغام نے خود کی تھی جبکہ ہانا انسانوں کہ بیچ پروان چڑھی تھی وہ یہ بھی نہیں جانتی تھی کہ حازق اور اسکا نکاح ان جنوں نے بختاور کہ ہاتھوں کا غزوں پر ہانا کہ دستخط لے کر کروائے تھے جب وہ اٹھارہ

سال کی ہوئی تھی لیکن در حقیقت وہ ان دونوں کا نکاح نامہ تھا...

حازق ضرغام کو راضی کرنے آیا تھا کہ وہ اسے رخصت کر دیں جبکہ ضرغام اپنی بیٹی کو اتنی جلدی دور کرنے کہ حق میں نہیں تھا ابھی یہی بحث چل رہی تھی جب اسے بختاور کا پیغام موصول ہوا تھا کہ وہ کہیں جا رہی ہے۔۔۔حازق اس سے ملنے کہ ارادے سے جیسے ہی وہاں پہنچا اسکی آنکھوں میں خون اتر آیا تھا۔۔۔

ہانا نے جیسے ہی دروازہ کھولا حازق تیزی سے اندر آکر دروازہ بند کر چکا تھا ہانا کو حیرت ہوئی۔۔

"کیا بات ہے حازق؟

"ہمیں تم سے کچھ کہنا ہے۔۔۔

"کیا؟ حازق کی بات پر اس نے نظریں چرا کر پوچھا دل تیزی سے دھڑکنے لگا ایسا بھی کیا ہے جو وہ اتنا بے چین ہوا تھا جبکہ حازق اسکا شرمانا محسوس کرتا مسکراتی نظروں سے دیکھتا ایک ہی جست میں کمر میں ہاتھ ڈال کر جھٹکے سے نزدیک کرتا بے اختیار ہو گیا

تھا۔۔۔۔

حازق کہ نزدیک ہوتے ہی کاٹج میں پھیلتا سایا تیزی سے وہاں سے غائب ہوا تھا حازق ایک جن تھا وہ اسکی باہوں میں قید انسان پر قبضہ نہیں کر سکتے تھے۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔،۔

جیسے ہی وہاں سے سب غائب ہوا حازق نے پر سکون ہوتے آنکھوں کو موند کر اسے نرمی سے چھوڑا تھا جبکہ ہانا کی سٹی گم تھی۔۔

حازق اسکا شرمایا ہوا روپ دیکھتا اسکے کان کہ نزدیک جھکا تھا۔۔۔

"ہم سے شادی کرو گی۔۔۔۔۔سرگوشی کرتا وہ اسے دیکھنے لگا جسے ایک بار پھر جھٹکا لگا تھا۔۔

"ہاں کہو تا کہ ہم کل ہی تم سے شادی کر لیں۔۔۔۔

"اتنی جلدی۔۔۔بے ساختہ اسکی زبان سے پھسلا تھا جبکہ حازق جو اس سے جواب سننے کا طلبگار تھا ہانا کی بات پر قہقہہ لگا گیا۔۔

ہانا اسکے ہنسنے پر جھینپ گئی تھی۔۔۔

"ٹھیک ہے پھر ہم تمہاری سالگرہ والے دن تم سے شادی کریں گے کہو منظور ہے؟

حازق نے شرارت سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا جس نے سر جھکا کر اسے اپنی رضامندی دی تھی۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رات کا اندھیرا بڑھ رہا تھا ایسے میں ضرغام ولا میں اکیلا حال میں صوفے پر بیٹھا تھا جب دروازہ کھولتے ہی ملازم اندر آیا۔۔

"صاحب۔۔۔۔

"کیا بات ہے؟

"باہر زبیر زیویر آئے ہیں آپ سے ملنا چاہتے ہے کافی غصّے میں لگ رہے ہیں۔۔۔ملازم جو خود بھی ایک جن تھا اسے بتا کر اگلے حکم کہ انتظار میں کھڑا تھا۔۔۔یکدم ضرغام ولا میں ضرغام کا بلند ہوتا قہقہ گونجا تھا۔۔۔۔۔

"آنے دو۔۔۔۔ضرغام یکدم سنجیدہ ہوتے ہوئے بولتا تھا ملازم حکم ملتے ہی باہر کی جانب بڑھ گیا

"زبیر زیویر ایسی کون سی خاص وجہ ہے جو تم آج یہاں چلے آئے۔۔۔

ضرغام پرسکون ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے بیٹھا اپنے سامنے غصّے میں کھڑے دراز قد آدمی کو دیکھنے لگا جو حازق سے دس سال بڑا تھا۔۔

"اپنے بھتیجے کو قابو میں رکھو ضرغام میرے چاچا کو زخمی کیا ہے اس نے اگر انھیں کچھ ہوا تو یاد رکھنا تمہاری بیٹی۔۔۔،

اس سے قبل وہ اپنی بات مکمل کرتا کسی نے تیزی سے اسکے گال پر ہاتھ جڑا تھا کہ وہ لڑکھڑا گیا۔۔۔

طیش میں اس نے ہاتھ اٹھایا ہی تھا جب ضرغام نے درمیان میں آکر روکا۔۔

"اپنی حد میں رہو زبیر میری بیٹیوں کو نقصان پہنچانے کی حماقت مت کرنا ورنہ انجام بہت برا ہوگا۔۔۔تم کیا سمجھتے ہو تمہارا وہ چاچا میری بیٹی کو جان سے مارنے جائے گا اور ہم خاموش تماشائی بنے دیکھتے رہیں گے۔۔۔احسان مانو کہ وہ صرف زخمی ہے اگر میں ہوتا تو وہ زندہ نہیں بچتا۔۔

سرد و سپاٹ لہجے میں اسے کہتا وہ دیکھنے لگا۔۔

"دیکھ لوں گا سب کو۔۔۔اپنے باپ کا بدلہ لئے بغیر چین سے میں بھی نہیں بیٹھوں گا۔۔۔منہ سے کف اڑاتا دھمکی دیتا وہ تیزی سے وہاں سے نکلا تھا۔۔

"یہ جگہ صاف کرواؤ۔۔۔۔۔ضرغام اپنے اسی ملازم سے کہتا ہالا کی جانب گھوما۔۔۔جواب مسکرا رہی تھی۔۔

"آج بہت خوش لگ رہی ہے میری بیٹی۔۔۔۔ضرغام ہالا کی جانب پلٹا تھا۔۔جس کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی تیزی سے آگے بڑھ کر اس نے ضرغام کہ سینے پر سر رکھا تھا۔۔

"بھائی نے ہانا کو شادی کی پیشکش کی تھی اور وہ مان گئی ہے۔۔۔ہالا کی بات سن کر ضرغام آسودگی سے مسکراتا اپنے دائیں جانب بنے کمرے کو دیکھنے لگا جہاں کبھی زارا اور ضرغام زندگی کا حسین سفر تہہ کر رہے تھے ایک دوسرے کہ سنگ۔۔۔۔

ہانا کی رضامندی ملتے ہی حازق اسے اپنے گھر لے کر گیا تھا جہاں اسکی ملاقات پہلی بار

ضیغم سے ہوئی تھی۔۔۔۔ضرغام ہالا بھی آج وہیں موجود تھے۔۔۔خوشگوار ماحول میں سب نے ڈنر کیا تھا کھانے کہ بعد حازق نے سب کو اپنی جانب متوجہ کیا۔

ہانا اسے دیکھنے لگی جو اٹھ کر اپنا ہاتھ اسکے سامنے بڑھائے کھڑا تھا سب کی نظریں ان دونوں پر ہی ٹکی تھیں جب بے ساختہ ہانا نے ضرغام کو دیکھا تھا۔۔۔

ضرغام کی آنکھوں میں نمی چمکی تھی خون کی کشش تھی جو اسے سامنے بیٹھا شخص اپنا لگتا تھا۔۔

ضرغام نے گہری مسکراہٹ سے سر کو اثبات میں جنبش دی تھی ہانا مطمئن ہوتی مسکرا کر حاذق کی چوڑی ہتھیلی پر اپنا موی ہاتھ رکھ چکی تھی۔۔

حازق نے ہاتھ میں دبی ڈائمنڈ رنگ اسکی انگلی میں پہنائی۔۔

سب کہ چہروں پر مسکراہٹ تھی یکدم گھڑی نے بارہ بجائے تھے۔۔حازق جو اسی کو دیکھ رہا تھا ٹھٹھک گیا۔۔۔

سب نے اسکا ٹھٹھکنا محسوس کیا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsane|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ہانا تمہاری سالگرہ کب ہے؟ہالا نے اچانک اس سے پوچھا تھا اسے یکدم ہی کچھ یاد آیا تھا۔۔۔

"دو مہینے دس دن بعد لیکن کیوں؟ہانا نے اسے دیکھتے ہوئے بتایا جبکہ سب کہ ساتھ ضرغام اسکی نظروں کہ بدلتے رنگ کو دیکھ کر چونکا تھا۔۔

"میری بھی دو مہینے دس دن بعد ہے۔۔۔کیا یہ اتفاق ہے؟ہالا نے جان پوچھ کر اس سے پوچھا تھا۔۔

اس سے قبل وہ جواب دیتی ولا کہ باہر خوفناک آوازوں پر سب تیزی سے جگہ سے اٹھے تھے۔۔۔

"یہ یہ کیسی آوازیں ہیں۔۔۔ہانا جھٹکے سے اٹھتی بری طرح ڈر گئی تھی۔۔۔

آوازوں کہ ساتھ لمبے لمبے سائے ولا کی دیواروں پر پھیلنے لگے۔۔

"حملہ۔۔۔۔ضرغام کی نگاہیں لال ہو چکی تھیں ہانا خوف سے تھر تھر کانپنے لگی۔۔۔

"حازق ہانا کو لے کر جاؤ۔۔۔۔ضرغام کی دھاڑ پر ہانا گرنے لگی جس نے اسے زمین بوس ہونے سے پہلے باہوں میں اٹھا لیا تھا۔۔

اس سے قبل وہ وہاں سے جاتا ضرغام کی بات پر سب نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"میری بیٹی کہ لئے یہی ٹھیک ہے وہ بدل رہی ہے تمھارے خود اسے انگوٹھی پہنانے پر دیکھا نہیں کیا ہوا۔۔۔میں زارا کو کھو چکا تھا لیکن اپنی بیٹیوں کو نہیں کھونا چاہتا۔۔۔ہالا جاؤ انہیں میں دیکھ لوں گا۔۔۔ضرغام کہہ کر ضیغم کہ ساتھ آگے بڑھ گیا جبکہ حازق ہانا ہالا اور طوبیٰ بیگم کو لے کر وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

سورج کی کرنیں چھن چھن کر کھڑکی سے اندر بستر پر پر سکون سوتی ہانا کہ چہرے پر پڑھ رہی تھی۔۔۔کسمسا کر اس نے دھیرے سے مندی مندی آنکھیں کھول کر نظریں اٹھا کر اسے دیکھا تھا جو بنا پلکیں جھپکائے رات بھر اسے دیکھتا رہا تھا

ہانا کی آنکھوں کا رنگ بدلہ ہوا تھا شہد رنگ نگاہیں اسے اور بھی حسین بنا رہی تھیں

حازق بے خود سا ہوتے اس پر جھکا تھا۔۔

ہالا پر سکون ندی کہ پاس بیٹھی تھی جب عقب سے قدموں کی آواز پر پلٹی سامنے ہی

www.neweramagazine.com

عاریہ کا بیٹا دمیر جسے ضرغام نے دوسرے ملک پڑھائی کہ لئے بھیجا ہوا تھا کھڑا مسکرا رہا تھا۔۔۔ہالا اسے دیکھتے ہی تیزی سے اٹھ کر بھاگنے کہ انداز میں آگے بڑھ کر اسکی باہوں میں سمائی تھی۔۔۔۔

ضرغام نے ہی دونوں کی پسند پر انکا نکاح کروایا تھا اس شرط پے کہ دونوں اسکے ساتھ ہی رہیں گے۔

"میں نے بہت مس کیا آپکو۔۔۔۔ہالا کی بات پر اس نے مسکرا کر اسکی پیشانی چومی۔۔۔ہالا کی نظر یکدم اسکی گردن کہ نشان پر گئی۔۔۔سوالیہ نگاہیں اس پر ٹکائیں۔۔

"مجھے ڈیڈ (ضرغام) نے پہلے ہی بتا دیا تھا کہ زبیر اور اسکا چاچا کبھی بھی اپنا بدلہ لے سکتے ہیں بس اسلئے کل ہی آگیا تھا خیر یہ ابھی ٹھیک ہو جائے گا۔۔دمیر مسکراتے ہوئے بتا رہا تھا اس نے جان کر نشان کو ختم نہیں کیا تھا کہ وہ اس کہ تاثرات سے محظوظ ہونا چاہتا تھا۔۔۔

"بہت اچھا لگ رہا ہے۔۔۔۔ہالا جانتی تھی اسے تبھی منہ بنا کر بولی تھی۔۔۔

"ہمم۔اچھا ابھی بتاتا ہوں تمہیں۔۔۔۔دمیر مصنوعی گھوری سے کہتا اسکے پکڑنے لگا جو بجلی کی سی تیزی سے ہنستی ہوئی وہاں سے بھاگی تھی۔۔

شاور لے کر وہ جیسے ہی اپنے بالوں سے تولیہ نکال کر شیشے کہ سامنے آئی تھی اگلے ہی لمحے ہانا کی دِلخراش چیخ پورے کاٹج میں گونجی۔

"ہانا۔۔۔۔۔۔حازق نے اسے کندھے سے تھام کر جھنجھوڑ کہ رکھ دیا جو بار بار اپنی آنکھوں کو دیکھ کر چیخنا شروع کر دیتی۔۔

"یہ کیا ہو رہا ہے مجھے۔۔۔۔حازق کل۔۔۔کل وہ کیا تھا اور اب۔۔یہ۔۔۔۔مجھے ڈر۔۔۔۔یکدم ہی چیختے چیختے وہ رکی بے یقینی سے اسے دیکھا جو مسکرایا تھا۔

"مجھے ڈر نہیں لگ رہا؟ مجھے بالکل ڈر نہیں لگ رہا حازق۔۔۔ہانا حیرت سے اسے بتا رہی تھی۔۔۔

"جاننا چاہتی ہو؟ حازق گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا جس نے تیزی سے سر

ہلا یا تھاہانا کہ سر ہلاتے ہی حازق اسے کمر سے تھام کر کھینچتا ایک بار پھر اپنی گرفت میں لے چکا تھا۔۔۔

اس سے قبل ہانا اسے پیچھے کرتی اسکے ذہن میں فلم کی طرح ہر منظر چلتا چلا گیا۔۔۔

پانچ منٹ بعد اسے آزاد کرتے حازق نے ہانا کا چہرہ دیکھا تھا جس کا چہرہ آنسوؤں سے تر ہونے کہ ساتھ بے یقینی ہی بے یقینی تھی۔۔۔

دو مہینے دس دن بعد۔۔۔۔۔۔

کتنے سالوں بعد ایک بار پھر ضرغام ولا میں خوشیوں نے اپنے پر پھیلائے تھے۔۔۔

ضرغام خوش و مطمئن سب مہمانوں سے مل رہا تھا آج اسکی دونوں بیٹیوں کا ولیمہ تھا۔۔۔

ہانا کو حقیقت پتا چلتے ہی ضرغام سے ملنے کی تڑپ ہوئی تھی اور پھر اسی دن وہ لوگ ضرغام ولا پہنچے تھے۔۔۔

پانچوں جیسے ہی ولا میں داخل ہوئی ایک لمحے کہ لیئے انکی آنکھیں چندھیا گئیں ولا میں

لگے فانوس اور لائٹوں نے چراغا کیا ہوا تھا۔۔پورے ولا کی صفائی کی جارہی تھی۔۔

ضرغام ایک طرف ہاتھ میں فوٹو فریم لئے کھڑا تھا۔ضرغام کی پشت انکی طرف تھی ہانا ایک نظر حازق کو دیکھتی چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی عین اسکے پیچھے جا کھڑی ہوئی۔۔۔

ضرغام تو پہلے ہی جان گیا تھا

"ڈیڈ۔۔۔۔۔۔۔۔

ضرغام نے زور سے آنکھوں کو میچ کر کھولا کتنا انتظار کیا تھا اس نے اس وقت کا۔۔۔دھندلی ہوتی نظریں جھکا کر اس نے زارا کی تصویر دیکھی۔۔۔

ہانا نے ڈبڈباتی نظروں سے اسے دیکھ کر اپنا ہاتھ اسکے مضبوط کندھے پر رکھا تھا ضرغام نے تیزی سے گھوم کر اسے خود میں بھینچ لیا۔

"میری شہزادی۔۔۔۔۔۔۔

ضرغام کے کہتے ہی ہانا روتے ہوئے مسکرائی۔۔۔ہاں شہزادی۔۔۔"وہ ضرغام کی شہزادی تھی"۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"ضرغام بچے آگئے۔۔۔۔ ضیغم کی آواز پر اس نے لمبی سیڑیوں کی طرف دیکھا تھا سرخ قالین لمبائی سے بچھا حال کہ دروازے تک جا رہا تھا۔۔۔

ضرغام کی نظریں ہانا سے ہوتی ہالا پر گئی تھیں دونوں نے گھیر دار لانگ ٹیل سرخ ہی فراک پہنی ہوئی تھی اونچا جوڑا باندھے اونچی ہیل پہنے مسکراتی ہوئیں آہستہ آہستہ نیچے اتر رہی تھیں جبکہ حازق اور دمیر پلیک تھری پیس سوٹ پہنے ہینڈ سم لگ رہے تھے۔۔سب کی نظروں میں انھیں دیکھ کر رشک تھا۔۔

آخری سیڑی پر پہنچتے ہی ہانا اور ہالا نے ایک دوسرے کو دیکھ کر ایک دوسرے کا ہاتھ تھاما حازق اور دمیر دونوں مسکرائے۔۔

"ڈیڈ۔۔۔۔ایک آواز میں کہتیں دونوں ضرغام کہ قریب آرہی تھیں جس نے روک کر مسکرا کر اپنی باہوں کو پھیلا یا تھا....

"میری شہزادیاں۔۔۔۔دونوں کو اپنے حصار میں بھرتے ضرغام نے باری باری دونوں کا سر چومتے کہا تھا۔۔۔

"ہمارے ہینڈ سم شہرادے۔۔۔ہانا اور ہالا نے شرارت سے ساتھ کہتے ہنستے ہوئے

ایک ساتھ ضرغام کہ گال کو چوما تھا۔۔۔

یکدم ہی "ضرغام ولا" کہ باہر خوبصورت آتش بازی شروع ہوئی تھی۔۔۔اندھیرے میں ڈوبا جنگل۔۔۔روشنی میں نہا گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

❤ ختم شدہ ❤

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین